REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۲ — شمارہ ۲۲

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے — بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک ۳۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن — بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۳؍ ذی الحجہ ۱۴۱۳ ہجری — ۳؍ احسان ۱۳۷۲ ہش — ۳؍ جون ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

فرینکفورٹ ۲۸؍ مئی (ایم۔ ٹی۔ اے)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں حضور انور نے آج ناصر باغ جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کا افتتاح بذریعہ خطبہ جمعہ فرمایا۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور اجتماعی دُعا کرائی موسم نہایت خوشگوار اور فضا ابر آلود تھی اس موقع پر خدام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم خدام احمدیت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں پڑھ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کا حامی و ناصر و مددگار ہو اور آپ کی دینی مہمات اور دینی سفروں میں ہر آن حفاظت و نصرت و تائید فرمائے۔ آمین

"نماز کی خاطر صفیں بنانے کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔"

خطبہ جمعہ شروع کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اور یہ چودھواں سالانہ اجتماع ہے اس کے ساتھ ہی آج مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کا بھی اجتماع ہو رہا ہے اور انہوں نے فیکس کے ذریعے یہ درخواست کی کہ اس اجتماع میں ہمیں بھی مخاطب کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعے کا خاص تعلق جماعت احمدیہ سے رکھ دیا ہے۔ اور جمعہ کے لفظ میں جتنے بھی جمع ہونے کے مفاہیم شامل ہیں آج اللہ تعالیٰ کے فضل (باقی صـ۱۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۲ ہش ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اُسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو۔ نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو .... اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اُسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے۔ ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اُس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں اسکا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہیئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کریں اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کریں۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کا معنی یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہیئے۔ اور کوئی غرض باقی نہیں"

(ملفوظات جلد نمبر ۹ صـ ۱۲۳-۱۲۴)

جب کسی احمدی کے سپرد کوئی عہدہ کیا جائے تو اسکا فرض ہے کہ وہ اس عہدہ کو پہچانے

ہر عہدیدار کو اپنے شعبے میں کام کرنے والے مخلصین کی ایک ٹیم بنانی چاہیئے

سیکرٹریان تربیت اگر ہوشمندی سے کام کریں تو ہو نہیں سکتا کہ کوئی بیماری بڑھ کر پھٹنے کے مقام تک آپہنچے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۸؍ مئی ۱۹۹۳ء

فرینکفورٹ ۲۸؍ مئی (ایم۔ ٹی۔ اے) ہندوستانی وقت کے مطابق آج ٹھیک چھ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرینکفرٹ کے ناصر باغ میں جہاں جرمنی سے ہزاروں کی تعداد میں خدام اور احباب جماعت خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے پہنچے ہوئے تھے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اجتماع کا اسٹیج نہایت عالی شان رنگ میں سجایا گیا تھا پس منظر میں ایک بڑی تصویر کے ذریعہ منارۃ المسیح سے نکلتی ہوئی نور کی شعاعوں کو دکھایا گیا تھا جو مواصلاتی سیارے کے ذریعہ تمام دنیا کو منور کر رہی ہیں۔

حضور انور جب سٹیج پر تشریف لائے تو سامعین ادباً کھڑے ہو گئے لیکن حضور انور نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ ساتھ ہی فرمایا چونکہ آپ خطبہ جمعہ سننے کے لئے بیٹھے ہیں اس لئے خطبہ جمعہ کے آداب میں سے یہ ہے کہ جب خطیب آئے تو سامعین کھڑے نہیں ہوتے البتہ نماز کا اگر وقت ہو تو امام کو دیکھ کر

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ر احسان ۱۳۷۲ ہش

سیرتِ طیبہ پر ناپاک حملے

(۱)

ان دنوں دیو بندی مولویوں نے بالخصوص یہ وطیرہ اپنا رکھا ہے کہ دلائل سے بات کرنے کی بجائے اپنی فطری عادت کی تکمیل و تسکین کی خاطر فوری گالیوں اور گندہ دہانیوں پر اُتر آتے ہیں اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں دنیا بھر کے ایک سو تیس ممالک کے لاکھوں احمدی دل وجان سے امام مہدی و مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں کے متعلق ایسے ایسے خبیث اور ناپاک کلمات استعمال کرتے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر نہ صرف ہر احمدی بلکہ دنیا کا ہر منصف مزاج انسان ایسے مولویوں کی سرشت اصلی کے متعلق نہایت آسانی سے سوچ سکتا ہے۔ احمدی حضرات سے جب کبھی انہیں بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو نہایت متکبرانہ انداز میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر بات کرنی ہے تو "مرزا کی سیرت" کے متعلق کرو تا کہ خود ساختہ افسانوں اور بناوٹی کہانیوں اور ذلیل و جھوٹے واقعات کا سہارا لے کر حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کر سکیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ نشانیوں کے عین مطابق ٹھیک وقت پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے باذنِ الٰہی مسیح موعود و مہدی معہود اور کل موعود اقوامِ عالم ہونے کا دعویٰ کیا اور چونکہ آپ کے دعویٰ کی بنیاد الہام الٰہی پر مبنی تھی لہذا اگر آپ کا الہام جھوٹا ہوتا تو درج ذیل ارشادِ قرآنی کے مطابق خدا خود آپ کو ذلیل و رسوا کرتا، فرمایا ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین (الحاقہ: ۴۵-۴۸) کہ اگر یہ شخص (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ جان کاٹ دیتے اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اُسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔

پس واضح ہو کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت اور ذلت و رسوائی کے لئے ظاہر پرست مولویوں کے مکروفریب کی کچھ حاجت نہیں ہے لیکن چونکہ اس ذریعہ سے ان کی روزی روٹی کا مسئلہ چلا ہوا ہے لہذا جھوٹ کی اس دکانداری کو نہ صرف یہ کہ جانتے بوجھتے ہوئے بند نہیں کرنا چاہتے بلکہ بداخلاق اور ذلیل حرکتوں کے ذریعہ اُسے مزید چمکانا چاہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سو سال کے اس عرصہ میں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک جماعت نے باوجود شدید مخالفتوں کے جن میں بعض حکومتیں بھی ملوث رہی ہیں اور ہیں ترقی کی یا نہیں اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے تھے تو خدا نے خود اپنے ہی معیار کے مطابق آپ کو ناکام و نامراد کیوں نہ کیا۔

یہ ٹھیک ہے کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ فرمایا تو اس وقت مسلمان آنے والے مسیح و مہدی کے متعلق کچھ اور خیال رکھتے تھے لیکن ہوا ان کی امیدوں کے بالکل خلاف اور اگر ہم مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ایسا ہر مامور من اللہ کی آمد کے موقع پر ہوا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے مروجہ خیالات اور امیدوں کے عین مخالف مبعوث ہوا ہے۔ یہودی بھی یہی سمجھتے تھے کہ ایلیا نبی پہلے آسمان سے نازل ہوگا تب پھر مسیح آئے گا لیکن آج تک ان کی یہ امید پوری نہیں ہوئی اور نہ انہیں سچے مسیح کو ماننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دور میں بھی مسلمان سمجھتے ہیں کہ مسیح ناصری علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور مسلمانوں کے لئے مسیح موعود بن کر آئیں گے اور مہدی الگ سے ظاہر ہوں گے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی طرف سے عطا کردہ روحانی بصیرت کے مطابق فرمایا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف آج سے دو ہزار سال قبل مبعوث ہوئے تھے وہ وفات پا چکے ہیں اور جس نے مسیح و مہدی بن کر آنا ہے وہ اُمت محمدیہ میں سے ہی امامکم منکم (بخاری) یعنی تمہارا امام تم میں سے ہوگا کے ارشادِ نبویؐ کے مطابق مبعوث ہونا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے وفات مسیح کے تیس دلائل پیش فرمائے اور قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا کہ قرآن مجید اب ہر طرح کی نبوت کو بند کرتا ہے لیکن نبوت کی وہ قسم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کے نتیجہ میں اور آپ کی غلامی میں ملتی ہے جاری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح ناصری جو ایک مستقل نبی تھے ان کا آسمان سے نازل ہونا جہاں قانونِ قدرت کے خلاف ہے وہاں اس کے نتیجہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی مہر بھی ٹوٹتی ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتکِ شان ہے آپ نے اس تعلق میں قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم الشان دلائل پیش فرمائے اور مخالفین احمدیت کو لاجواب کر دیا۔

اب جب کوئی چارہ نہ رہا تو ان مولویوں نے فضول بحث و مباحثہ کی خاطر بدنیتی سے وہ مضمون چن لیا جس کے نتیجہ میں دل کھول کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے کر ایک طرف دنیا میں اپنے اخلاق کا ثبوت دیں تو دوسری طرف خود ہی بتا دیں کہ آخرت میں ان کا مقام کیا ہے۔ چنانچہ اب تک نہ صرف اخبارات و رسائل کے ذریعہ بلکہ کئی چھوٹی چھوٹی اور بیہودہ کتابوں کے ذریعہ ہندی مولویوں اور عوام کو یہ سکھانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ اب قادیانیوں سے وفات مسیح اور ختم نبوت جیسے مسائل پر قطعاً گفتگو نہ کی جائے (کیونکہ احمدی میں اس گفتگو سے اکثر حق پرست جو مباحثہ کرنے آئے صداقت مسیح موعودؑ کے قائل ہو کر آج باعمل احمدی ہیں) بلکہ جب بھی بات کی جائے "سیرت مرزا" پر یعنی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر خود ساختہ ناپاک اور گھناؤنے الزامات لگائے جائیں اور ان کتب میں نمبر وار وہ تمام الزامات بیان کئے جاتے ہیں۔

ایسے تمام معترضین کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں کیا حیران کن اور ایمان افزا جواب دیا ہے آئندہ گفتگو میں ہم اپنے محترم قارئین خدمت میں پیش کریں گے۔ (انشاء اللہ) (منیر احمد خادم)

ہدیۂ عقیدت

بحضور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے مردہ دلوں کو تو نے حیات بخشی ہے جاودانی
طفیل تیرے عطا ہوئی ہے ہمیں جہانوں کی پاسبانی
ہمیں پلائے ہیں جام تو نے خدائے واحد کی معرفت کے
ہمیں بتائے ہیں راز تو نے خدائے رحمت کی مغفرت کے
رسوم و بدعت کی ساری قیدوں سے تو نے ہم کو رہائی بخشی
کیا ہمارے دلوں کو روشن فلک کی ہم کو رسائی بخشی
یقین کی دولت عطا کی ہم کو دیا خزانہ دعا کا ہم کو
نہ ٹوٹے ہرگز خدا سے رشتہ سبق دیا یہ وفا کا ہم کو
کیا ہمارے دلوں میں پیدا خدا کا سچا پیار ساقی
دیا محمدؐ کے عشق کا بھی ہمارے دل کو خمار ساقی
علم و عرفاں کے چشمے جاری کئے ہیں تو نے زمانے بھر میں
کئے ہیں تو نے چراغ روشن گورے کالے کے آج گھر میں
ملا ہے مومن کو فیض جو بھی یہ تیری شفقت عطا ہے تیری
میں خالی دامن فقیر تھا اک ملا ہے جو کچھ دعا ہے تیری

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

خطبہ جمعہ

تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئیے

اور

تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کے ذکر خیر کو لازمی حصہ بنا دینا چاہئیے

وہ سارے خاندان جن کے آباؤ اجداد میں صحابہ یا بزرگ تابعین تھے انکو چاہئیے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر آئندہ نسلوں میں جاری کریں

منتظمین کوشش کریں کہ وہ کیسٹس جن میں مجلس شوریٰ سے متعلق میں نے ہدایتیں دی ہوئی ہیں شوریٰ سے پہلے انکو خوب غور سے سنیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ر شہادت اپریل ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝

(سورہ مریم: آیات ۶۰ تا ۶۲)

بعدہٗ حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ نے فرمایا:۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کی بعض جماعتوں میں یا اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں یا مجالسِ شوریٰ اور ایک مجلسِ شوریٰ کل بھی ہو گی۔ اس سلسلہ میں مجھے متعلقہ جماعتوں کی طرف سے خصوصیت سے یہ پیغام ملا ہے کہ اگر آج کے جمعہ میں ہمارا ذکر کرتے ہوئے کچھ نصائح ہو جائیں تو ہم ممنون ہونگے ان میں ایک تو صوبہ سرحد ہے جس کا سب سے پہلے پیغام ملا تھا پھر یوگنڈا ہے۔ ان دونوں جگہوں میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے صوبہ سرحد کی جماعتوں کا تو چوتھا جلسہ سالانہ ہے اور یوگنڈا میں بھی جلسہ سالانہ ہے جماعت جرمنی میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع اٹک کا سالانہ تربیتی اجتماع ہو رہا ہے کل سے جماعت سپین کی مجلس شوریٰ پیڈرو آباد میں شروع ہوگی تو دو حصے ہیں ایک اجتماعات کا اور ایک شوریٰ کا۔ سب سے پہلے میں اجتماعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض نصیحتیں اُن احباب اور خواتین اور بچوں کو کرنی چاہتا ہوں جو ان اجتماعات پر جمع ہوئے ہیں اور اسی حوالے سے دنیا بھر کی جماعتوں کو بھی وہی نصیحتیں ہیں اور اس کے بعد انشاء اللہ مجلس شوریٰ سے متعلق چند اہم بنیادی امور پیش کروں گا۔

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا تعلق تربیت سے ہے اور تربیت کے ایک ایسے حصہ سے ہے جس کا قوموں کی زندگی اور بقا سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ:

وہ نیک لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیچھے بعض ایسی اولادیں چھوڑیں جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور شہوات کی اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پس وہ عنقریب ضرور اس کا بد نتیجہ غیًّا کی صورت میں دیکھیں گے۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو نیک لوگوں کی اولاد ہوئے اور پھر خود بھی توبہ کی یعنی از سرِ نو ایمان لائے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کیا وَعَمِلَ صَالِحًا اور نیک اعمال کرتے ہوئے زندگی گذاری۔ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا یہ لوگ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی۔ یعنی اعمال کی جزاء میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۔ یہ ہمیشگی کی جنتیں ہیں ان جنتوں کا وعدہ رحمٰن خدا نے غیب سے اپنے بندوں سے فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا۔ اور یقیناً اللہ کا وعدہ ضرور لایا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا ایک وعدہ کر لیتا ہے تو جس سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ اس معاملہ میں بے اختیار اور بے بس ہو جاتا ہے اور خدا نے ضرور وعدہ پورا کر کے اس کے سامنے حاضر کر دینا ہے پس یہ جنتیں ایسی ہیں گویا زبردستی ان میں داخل کیا جائے گا یعنی خواہش تو ہر انسان کی ہوگی لیکن خواہش کرنے والے سے زیادہ اللہ کو ان کو جنتوں میں داخل کرنے کا شوق ہوگا۔ یہ مضمون ہے جو مَاْتِيًّا کے ذریعہ بیان فرما دیا گیا یعنی میزبان کو مہمان سے بڑھ کر مہمان کی عزت افزائی کا شوق ہے اور تمنا ہے اور وہ ضرور اس تمنا کو پورا کر کے رہے گا۔ اس سلسلہ میں لفظ غیًّا خاص توجہ کا محتاج ہے اس لئے میں نے وہاں اس کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ یہ ذکر کیا کہ ایسے لوگ جو نیک لوگوں کی اولاد ہوں مگر نمازوں کو ضائع کر دیں اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی شروع کر دیں وہ ضرور بالآخر غیًّا تک پہنچتے ہیں۔ "غیًّا" کا ایک ترجمہ "الضلال" ہے یعنی گمراہی گویا ان کا گمراہی کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے پھر ہے "الخیبۃ" وہ ضرور ناکامی دیکھتے ہیں۔ پھر اس کا ترجمہ ہے الانہماک فی الجہل بے وقوفی اور جہالت میں وہ اپنا وجود کھو دیتے ہیں یعنی کامل طور پر بے وقوفی اور جہالت کے ہو رہتے ہیں۔ جہالتوں میں غرق ہو جاتے ہیں پھر ہے الھلاک: اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس وہ قومیں جن کا آغاز مذہبی ہو اور جن کا آغاز اللہ کے حضور تقویٰ کے ساتھ شروع ہوا ہو۔ ان لوگوں کی اولادیں اگر نماز سے ہٹ جائیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی شروع کر دیں تو یہ وہ انجام ہیں۔ جن تک وہ ضرور پہنچیں گے۔

اس دور میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم نے جماعتوں کے حالات کا جہاں تک مطالعہ کیا ہے اور غور کیا ہے یہ آیت ہر پہلو سے بلاشبہ صادق آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نیک لوگ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خود ایمان لاتے ہیں اور سچائی کو قبول کرتے ہیں وہ شاذ و نادر کے طور پر ضائع ہوتے ہیں ورنہ اُن کی بھاری اکثریت کامل وفا کے ساتھ آخر وقت تک اس پیغام کے ساتھ چمٹی رہتی ہے اور وہ ہر لمحہ نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں ان کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں کبھی کبھی آپ نے نہیں دیکھا ہوگا کہ انبیاء کی جماعتیں خود ضائع ہوگئی ہوں ہاں جب انبیاء کی جماعتیں گزر جاتی ہیں اور ان کی جگہ نئی نسلیں آتی ہیں تو وہاں سے خطرات شروع ہوتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے یہاں قومی بقا کا فلسفہ بیان فرمایا ہے اور ان خطروں سے متنبہ کیا ہے جن کے نتیجہ میں قومیں بالآخر تنزل جہالت گمراہی اور جہل اور ہلاکت کا شکار ہو جایا کرتی ہیں۔ پس وہ تمام جماعتیں جو آج ان اجتماعات میں تربیت کی غرض سے حاضر ہو رہی ہیں اور وہ تمام جماعتیں بھی جو اس خطبہ کو سن رہی ہیں ان کو میں خصوصیت کے ساتھ اس آیت کے مضمون کی طرف متوجہ کرتا ہوں ہمیں یعنی اس صدی کے سر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو

ایک نئے زمانے کے چیلنج کا سامنا

ہے ہم ایسے جوڑ پر کھڑے ہیں جہاں ایک نسل ہی نہیں بلکہ ایک نسل کے بعد دُوسری نسل بھی تقریباً گزر چکی ہے صحابہ کا زمانہ ختم ہوا اور شاذ کے طور پر برکت کے لئے دیکھنے کو ملتے ہیں اور وہ کبار تابعین جو صحابہ کے تربیت یافتہ تھے وہ بھی اکثر گزر چکے ہیں اور تابعین کا وہ گروہ باقی ہے جو چھوٹی عمر کا تھا اور ابھی اللہ کے فضل سے تابعین کا ایک طبقہ دنیا کی تمام جماعتوں میں نہیں تو بہت سی جماعتوں میں پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اُن سے بڑی توقع اور اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ نیکی کی اعلیٰ روایات کو اگلی نسلوں میں جاری کریں گے۔ یہ وہ خطرناک جوڑ ہے جو دو صدیوں کا بھی جوڑ ہے اور نسلاً بعد نسلٍ تیسرا جوڑ بنتا ہے اور اس جوڑ کی اگر ہم نے حفاظت کی اور ان آیات کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی آئندہ نسلوں کے نگران بنے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔

صلوٰۃ کی حفاظت کے متعلق میں ذکر کر چکا ہوں آئندہ بھی انشاء اللہ اس مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔ شہوات کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تربیتی خطبات دوں گا آج محض یہ ذکر ہی کافی ہے کہ یہ دو خطرات کے نشان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ہمارے سامنے کھول کر بیان فرما دیا اور تنبیہ کر دی۔ اب آگے ہم پر ہے کہ ہم چاہیں تو تنبیہ کو نظر انداز کر کے اپنے لئے ہلاکت کی راہیں اختیار کر لیں خواہ اس تنبیہ سے فائدہ اُٹھائیں اور راہ راست پر قائم رہیں اس ضمن میں بہت سی ایسی نصیحتیں کی جاسکتی ہیں جن کے پیش نظر جماعتیں اپنی نسلوں کی حفاظت کریں اور سارا قرآن کریم اس مضمون سے بھرا پڑا ہے لیکن میں نے آج خصوصیت کے ساتھ ایک آیت کو چنا ہے تاکہ اس مضمون کو کچھ آگے بڑھاتے ہوئے اس آیت کی روشنی میں آپ کو نصیحت کروں کہ کیسے نئی نسلوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔

قرآن کریم نے جو بہت سے ذرائع بیان فرمائے ہیں ان میں ایک ذریعہ ذکر کا ہے وہ لوگ جو اپنے

آباء واجداد کا ذکر

زندہ رکھتے ہیں ان کے آباء واجداد کی عظیم خوبیاں نسلاً بعد نسلٍ* منتقل ہوتی رہتی ہیں اور تربیت کی جان صفاتِ الٰہیہ ہیں۔ پس اس پہلو سے اگر ہم اپنی آئندہ نسلوں کی ویسی ہی تربیت کرنا چاہتے ہیں جیسی پہلی نسلوں کی ہم نے دیکھی اور پہلی نسلوں نے جاری کرنے کی کوشش کی تو ایک مرکزی نصیحت کا نکتہ جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اس کو پلے باندھ لیں اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا کہ جب تم مناسکِ حج سے فارغ ہو جایا کرو تو فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ۔ پھر تم اللہ کا ویسے ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر ذکرِ حج کے وقت یوں معلوم ہوتا ہے جیسے انسان خدا کی گود میں ہے اور ہر طرف سے نیکیوں نے اس کو گھیرا ہوتا ہے۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد پھر دُنیا میں واپس لوٹتا ہے اور اس وقت خطرات درپیش ہوتے ہیں ان خطرات سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ذکرِ الٰہی پر زور دو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو اور جب ایک نسل جو صحابہ کی نسل ہے وہ گزر جاتی ہے تو اگلی نسل میں ایک قسم کا ویسا ہی ماحول پیدا ہوتا ہے جیسے حج سے باہر آگئے ہوں۔ جیسے دوبارہ زمانے کے خطرات کے سامنے ان نسلوں کو پیش کر دیا گیا ہو اس وقت بھی یہی مضمون کارفرما ہوگا اور حفاظت کا یہی ایک طریق ہے جو کارآمد ثابت ہوسکتا ہے کہ ذکر میں پناہ لو۔ ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کا مضمون سمجھنے کے لائق ہے۔ دنیا میں جتنی قومیں ہیں وہ اپنی اعلیٰ روایات کی حفاظت اپنے قومی ہیروں اور بزرگوں کا ذکر کر کے کیا کرتی ہیں۔ اگر قوموں کی تاریخ سے ان کے آباء کا ذکر مٹا دیا جائے اور فراموش کر دیا جائے تو وہ قومیں اپنی تمام روایات کو بھول کر اُن رستوں کو کھو دیں گی جن روایات پر چلتے ہوئے ان کے آباء نے بعض رستوں پر قدم مارے تھے اور ترقیات اُن کو نصیب ہوئی تھیں پس ذکر کا مضمون آئندہ نسل کی تربیت کے ساتھ ایک بہت گہرا تعلق رکھتا ہے یہاں جو ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ فرمایا گیا ہے اس میں مثال تو دنیا کے ذکر کی دی ہے لیکن مذہبی تعلق میں نصیحت ہے اس لئے ہمیں ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کی بھی وہ تشریح کرنی پڑے گی جو قرآنی آیات کے مطابق ہو اور قرآن کے مضمون کے مطابق ہو۔ اگر دنیا کی قوموں سے کہا جائے کہ تم اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو تو اُن کے ذہن میں مختلف قومی ہیرو اُبھریں گے مگر جب مذہبی دُنیا میں گفتگو ہو تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب فرمایا گیا ہو اور آپ کے غلاموں کو مخاطب فرمایا گیا ہو تو ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کا مضمون ایک اور رنگ اختیار کر جاتا ہے یہ ذکر ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے آباء کا ذکر ملتا ہے ابراہیمؑ کا ذِکر ملتا ہے۔ نوحؑ کا ذکر ملتا ہے۔ آدمؑ کا ذکر ملتا ہے اور ابراہیمؑ کے بعد نسلاً بعد نسلٍ اُن اولادوں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اپنے آباء کے ذکر کی حفاظت کی تھی پس یہ ذکر اللہ کے ذکر کے ساتھ اس طرح مل جاتا ہے جیسے دو چیزیں ایک دُوسرے میں پیوست ہو کر یک جان ہو جائیں اور ایک کا دُوسرے سے فرق نہ رہے تو اپنے بزرگ آباء کے حوالے سے اپنی اعلیٰ روایات کو زندہ رکھو اور ذکرِ الٰہی میں اور بھی زیادہ شدت اختیار کرو چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نصیحت کا یہی طریق تھا۔ بزرگوں کے حوالے سے نیک لوگوں کے حوالے سے نصیحت فرمایا کرتے تھے اور بزرگ آباء کے ذکر کو تفاخر میں شمار نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب آپ کی دو ازواجِ مطہرات میں کچھ اختلاف ہوا اور ایک نے دُوسری کو طعنہ دیا کہ تم تو یہودن ہو، یہودی نسل سے ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے حضور جب شکایت کی گئی تو آپؐ نے فرمایا: تم کیوں غم کرتی ہو تمہیں یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ میرا خاوند بھی خدا کا رسول ہے اور میرے باپ دادے بھی خدا کے رسول تھے تم مجھے کیا طعنہ دیتی ہو۔ یہ ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کی ایک مثال ہے یعنی بزرگوں کا ذکر جن کا تعلق خدا سے باندھا گیا ہو تفاخر میں داخل نہیں ہے اور مومنوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ ایسا ہی ذکر کیا کریں اور وہ ذکر خود بخود خدا کی طرف لے جاتا ہے پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذکر کے انداز میں آپ کو بڑے بڑے نامور عرب لوگوں کا

*۔ قوموں میں زندہ رہتی ہیں وہ لوگ جو اللہ کا ذکر زندہ رکھتے ہیں صفاتِ الٰہیہ ان قوموں میں نسلاً بعد نسلٍ

کہیں کوئی ذکر دکھائی نہیں دے گا کہیں کوئی ذکر نہیں ملے گا وہ بڑے بڑے عرب راہنما اور ہیرو اور بڑے بڑے سردار جن کے ذکر سے عربی شاعری اَٹی پڑی ہے ان کا کوئی ذکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زبان سے آپ کو نہیں ملتا۔ اُن آباء کا ذکر ملتا ہے جن کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے جن کا خدا سے تعلق تھا اور وہ ذکر لازماً اللہ کے ذکر کی طرف لے جاتا ہے اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا بن جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب خدا تعالیٰ کے ذکر پر خطاب فرمایا کرتے تھے تو بعض دفعہ اتنا جوش پیدا ہو جاتا تھا کہ ایک موقعہ پر جبکہ خدا تعالیٰ کی صفات جلال وجمال کا ذکر فرما رہے تھے تو منبر کانپنے لگا جس پر آپ کھڑے تھے اور روایت کرنے والے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ڈر تھا کہ یہ منبر اس جوش کے ساتھ لرزتے لرزتے ٹوٹ کر زمین پر جا پڑے گا اور ہمیں ڈر تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو گر کر چوٹ نہ آ جائے تو یہ "اَشَدَّ ذِکْرًا" کا مضمون ہے جو حدیث سے ہمیں سمجھ آتا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت سے سمجھ آتا ہے کہ جب خدا کا ذکر آئے تو وہ ساری روح پر قبضہ کر لے اور انسان کے وجود میں ایک غیر معمولی شان اور جلال پیدا ہو جائے۔ اس کا وجود خدا کے ذکر سے لرزنے لگے اور ماحول کو لرزہ براندام کرے ایسی ریڈیائی لہریں پھیلا دے کہ جن تک وہ لہریں پہنچیں وہ بھی اُن سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر اسی ذکر کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں یہ "اَشَدَّ ذِکْرًا" کا مضمون ہے اس کا جماعت احمدیہ کی موجودہ نسلوں کی تربیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ایسے بزرگ آباء واجداد جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یا آپ کے بعد خلافتِ اُولیٰ یا خلافتِ ثانیہ میں بیعتیں کی تھیں اور غیر معمولی دینی ترقیات حاصل کیں غیر معمولی قربانیاں دیں ان کا ذکر اگلی نسلیں بھول رہی ہیں اور اُن کے ماں باپ بھی اس ذکر کو زندہ نہیں رکھتے نتیجۃً وہ کتابوں کے پھول بنتے جا رہے ہیں اور کتابیں بھی ایسی جن کو کم لوگ پڑھتے ہیں۔ پس یہ انداز جو ہے یہ زندہ رہنے کا انداز نہیں ہے قرآن کریم نے ہمیں زندگی کا جو راز سمجھایا ہے اس کی رُو سے آپ کو اپنے آباء واجداد کے ذکر کو لازماً زندہ رکھنا ہوگا چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں مَیں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء واجداد میں

صحابہ یا بزرگ تابعین

تھے اُن کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکرِ خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی گئی۔ مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پُوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے، تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو امی یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو اُن کے چہرے پر ہوائیاں نہیں اُڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ، اپنے دادا کا نام نہیں پتہ۔ یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئیے تھا کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے جو آئندہ اُن کے اخلاق کی حفاظت کرے گا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء واجداد کون تھے کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان نیک لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں۔ اپنی اپنی نسلوں میں اُن کے ذکر کو زندہ کریں اور پھر ہر خاندان میں اُس ذکر کو زندہ کریں۔ پھر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے یہ ذکر لازماً ذکرِ الٰہی میں تبدیل ہوگا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ کے تعلق میں ہے

یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں ان کا خدا کے ساتھ کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ

کی بات کریں تو ان کے آباء واجداد، خاندان، قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا۔ ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہً خدا کا ہو چکا تھا اور اُس نے اپنے خون کے ایک ایک قطرہ سے اپنی وفا ثابت کی اسی کو ذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ کہتے ہیں یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی حقیقت کوئی نہیں رہتی ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کرکے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے۔ پس ان معنوں میں آپ اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کریں مجھے پتہ ہے کہ تربیت کے لئے بہت سی تقریریں ہوں گی۔ مضامین لکھے جائیں گے نصیحتیں ہوں گی مگر ایسی تقریریں اور ایسی نصیحتیں جو علمی لحاظ سے کوشش کرکے تیار کی گئی ہوں اگر ان میں دل نہ ہو تو بے اثر ہوتی ہیں کوئی اثر پیدا نہیں کرتیں۔ تقریروں میں اثر پیدا کرنے کے لئے ایک لگن چاہئیے۔ جس میں ایک انسان کا سارا وجود اس مضمون میں شامل ہو جائے جو وہ پیش کر رہا ہے اس کے بغیر زبان میں اثر پیدا نہیں ہو سکتا اور یہ وہ ذکر ہے جو میں بتا رہا ہوں کہ اس ذکر کے ساتھ کوئی زبان بھی اثر کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔ کسی لمبی چوڑی تیاری اور محنت کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف تاریخ کے اپنے ان اوراق کو کھولیں اور دیکھیں تو سہی کہ پہلے لوگ کیسے تھے۔ اور کیا تھے کن کن خاندانوں کے بزرگ کن کن قربانیوں کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے کیا کیا قربانیاں دیں، کس طرح وفا کے اعلیٰ نمونے دکھائے کس طرح آخری سانس تک وہ خدا کے ہو رہے اور خدا ہی کی خاطر وہ جئے اور خدا ہی کی خاطر مرے یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذکر کو زندہ کرنا ضروری ہے یہ وہ لوگ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ شاذ کے طور پر بہت ہی کم۔ ارتداد کے کچھ نمونے ان نسلوں میں ملتے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان کے اندر دین داخل ہی نہیں ہوا تھا۔ دنیا کی خاطر پالیسی اور دھوکے میں اگر وہ دین میں داخل ہوئے خالی آئے اور خالی واپس چلے گئے لیکن بہت کم مثالیں ہیں۔ بھاری مثالیں وہ ہیں جو آخر وقت تک باوفا رہے اور ثابت قدم رہے لیکن آگے نسلوں میں آپ کو وہ بات یا دکھائی نہیں دیتی یا بعض نسلیں دین سے سرک کر دُور ہٹ چکی ہیں اور کوئی رابطہ نہیں رہا پس آج ضرورت ہے کہ ان کو کھینچ کر واپس لایا جائے۔ اور ان کو خدا کی طرف واپس لانے کے لئے بہترین طریق اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا دیا ہے ان سے خالی خدا کی بات کرکے دیکھیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی کئی ایسے لوگ ہیں جن سے میرا رابطہ ہو چکا ہے یعنی صوبہ سرحد کے دورے کرتا رہا ہوں۔ بنگلہ دیش کے دورے کرتا رہا ہوں۔ اور سیالکوٹ وغیرہ کی ایسی کئی دیہاتی جماعتیں ہیں جہاں دوروں وغیرہ پہ رابطہ کرکے دیکھا ہے کہ جو خشک سے ہو چکے ہوں، جن کے دل بجھ چکے ہوں، جن میں روح باقی نہ رہا ہو ان سے براہ راست خدا کے متعلق باتیں کریں تو کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر ان کو یہ بتائیں کہ تمہارا باپ فلاں تھا اور یہ یہ کیا کرتا تھا تمہارے باپ نے احمدیت کے لئے یہ قربانیاں دیں تو اُن کی آنکھوں میں ایک شمع سی جلنے لگتی ہے۔ اچانک ایک جان پیدا ہو جاتی ہے۔ انہماک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس ذکر کے ساتھ پھر اللہ کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کریں تو وہ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ آپ کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے ان مُردہ دلوں کو زندہ کرنے کا ایک راز ہمیں سکھا دیا ہے۔ صوبہ سرحد میں خصوصیت

کے ساتھ ایسی بہت سی نسلیں پھیلی پڑی ہیں اور پنجاب کی اور بنگال میں اور اسی طرح بعض دوسرے ممالک میں بھی موجود ہیں مثلاً یوگنڈا ہے جس میں آج اجتماع ہو رہا ہے وہاں بڑے بڑے دین کے لئے عظیم الشان قربانی کرنے والے خادمِ دین میں منہمک رہ کر زندگی گزارنے والے وجود تھے اور ان کی تاریخ سے یوگنڈا کی تاریخ روشن ہے لیکن آگے اولادیں یا ٹھنڈی پڑ گئیں یا کسی وجہ سے پیچھے ہٹ گئیں اور بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے جماعت سے کلیۃً توڑ لیا بعض ایسے ہیں جو ایسا تعلق رکھ رہے ہیں جو گویا نہ ہونے کے برابر ہے لیکن جب بھی اُن سے رابطہ ہوا ہے اور ان کے آباء و اجداد کے ذکر سے اُن کو میں نے واپس آنے کی نصیحت کی ہے تو خدا کے فضل سے نیک اثر پیدا ہوا ہے یوگنڈا کے دورہ کے وقت بھی کینیڈا کے دورہ کے وقت بھی ایسے خاندان مجھے ملے کہ جب اُن کے آباء کا ذکر کیا گیا تو ایک دم آنکھیں چمک اٹھیں اور ایک ذاتی تعلق پیدا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھر احمدیت کے ساتھ تعلق ساتھ ساتھ قائم ہوتا چلا گیا تو یہ ایک گر ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا ہے اسے استعمال کریں پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ نسلوں کی اقدار کی حفاظت ہوگی اور وہ اقدار جو مٹ چکی ہیں انہیں از سر نو زندہ کیا جا سکے گا مثال کے طور پر میں نے

صوبہ سرحد کے بعض بزرگوں کے نام

پیش نظر رکھے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ صوبہ سرحد کے بزرگوں کا خصوصیت سے ذکر فرمایا اور یہ بیان کیا کہ حضور یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے علم کے مطابق کوئی اور ایسا صوبہ کوئی اور ایسا ملک نہیں جس میں صوبہ سرحد کی طرح بڑے لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ کی ہو اور جس کثرت سے صوبہ سرحد میں بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ کی ہے اور خدمتِ دین میں اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی اس مضمون کو پکڑتے ہوئے میں آج بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ خصوصیت سے صوبہ سرحد جہاں یہ اجتماع ہو رہا ہے ان کو اپنے آباء کا ذکر سن کر خوشی ہو اور طبیعت میں ولولہ پیدا ہو اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بتائیں کہ ہم کون تھے اور ہمارا زندگی کا پانی کن پاک چشموں سے پھوٹا تھا جو رفتہ رفتہ اب دریا بنتا چلا جا رہا ہے بعض چھوٹے چھوٹے خاندان پھیلتے پھیلتے اب اس طرح پھیل چکے ہیں کہ سب دنیا میں پھیل چکے ہیں اور مستحکم ہو چکے ہیں تو اس رنگ میں اس ذکر خیر سے میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہوگی اور آج میں نے یہ جو گاؤن پہنا ہوا ہے یہ بھی خصوصیت سے اسی وجہ سے پہنا ہے کہ یہ صوبہ سرحد کا گاؤن ہے۔ میں نے سوچا کہ ان کو سرحد کی تاریخ یاد کراتے ہوئے گاؤن بھی وہ پہنوں جو ان کو دکھائی دے کہ ہمارے ملک کا ہے اور زیادہ اپنائیت محسوس ہو۔

اب میں حضرت مصلح موعودؓ کا یہ اقتباس آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس صوبہ میں (یعنی صوبہ سرحد میں) بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ پنجاب کے احمدیوں میں اس قسم کا اثر و رسوخ رکھنے والے ہزار میں سے ایک بھی نہیں (یہ دیکھیں، کتنا فرق نمایاں کر کے آپ نے دکھایا اور دکھایا) لیکن صوبہ سرحد میں ہر سو احمدیوں میں سے ایک دو ایسے ہیں جو چوٹی کے خاندانوں میں سے ہیں۔ پنجاب میں تو کوئی ایک دو ہو گئے جیسے نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ، عمر علی صاحب ہیں مگر صوبہ سرحد میں خاندانی وجاہت اور اثر و رسوخ کرنے والے کئی ہیں۔ مثلاً صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب کے بھائی بہت بڑے خاندان میں سے ہیں دوسرے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے ہے جو صاحبزادہ عبدالمجید صاحبزادہ عبدالسلام، صاحبزادہ عبدالرشید صاحب کے اور ان سے بھائیوں کے والد تھے اور صوبہ سرحد کا بہت ہی

معزز خاندان تھا اور ان کے نیک اثرات بڑی مدت تک سارے علاقے پر قائم رہے اور اس خاندان کی عزتیں رہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ پھر کیوں اور کیا ادبار آیا کہ بظاہر بچے مخلص بھی ہیں لیکن پھر بھی وہ اثر و رسوخ باقی نہیں رہا کوئی اندرونی کمزوری ایسی ہوگی جس کے نتیجہ میں یہ رسوخ مٹ گئے ورنہ اللہ تعالیٰ نیک اثرات کو مٹنے نہیں دیا کرتا جب تک انسان کے اندر کوئی خامیاں نہ پیدا ہو جائیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوا لیکن ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے بزرگ نیک آباء کی اعلیٰ رسوم کو مضبوطی سے دوبارہ اختیار کریں اور زندہ کریں اور پھر دیکھیں کہ دنیوی اثر خود بخود غلاموں کی طرح پیچھے چلا آئے گا۔ دنیاوی اثر کی خاطر نہیں کرنا بلکہ قرآنی بیان کے مطابق اُن آباء کے ذکر کو زندہ کرنا ہے جن کا ذکر قرآن زندہ فرماتا ہے وہ ذکر زندہ کرنا ہے جو ذکر الٰہی کی طرف لے جاتا ہے اور پھر اشدّ ذکرًا بن کر خدا کی یاد میں منتقل ہو جاتا ہے۔ دنیا کے اثرات اور دنیا کے رسوخ تو پھر غلاموں اور لونڈیوں کی طرح پیچھے پیچھے چلتے ہیں انہوں نے تو آنا ہی آنا ہے)

پھر فرماتے ہیں:

"... اسی طرح ولادر خانصاحب ہیں۔ محمد اکرم صاحب ہیں محمد اکبر صاحب ہیں، احیاء الدین صاحب ہیں (دیال جنرل احیاء الدین مراد ہیں) محمد علی خان صاحب ہیں۔ ملک عادل شاہ صاحب ہیں۔ امیر اللہ خان صاحب ہیں۔ عبدالحمید صاحب زیرہ والے ہیں گویا چند سو احمدیوں میں سے ایک درجن کے قریب ایسے احمدی ہیں جو بھاری اثر و رسوخ رکھنے والے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں اس نسبت کے لحاظ سے باقی ہندوستان میں با اثر خاندانوں میں سے کم احمدی ہوئے ہیں۔"

(الفضل قادیان ۹ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

احمدیت کی صوبہ سرحد میں تاریخ

جماعت احمدیہ کے آغاز کی تاریخ کے ساتھ اکٹھی شروع ہوتی ہے پہلے صحابی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ۱۸۸۹ء میں بیعت کی اور لدھیانہ کی بیعت میں شامل ہوئے ان کا نام حضرت مولوی ابو الخیر عبداللہ صاحب سنگے براہ تھا۔ یہ سنگے براہ جگہ کا نام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی نہ صرف بیعت لی بلکہ ان کو آگے بیعت لینے کی اجازت دی اور اپنا نمائندہ مقرر فرمایا کہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ میری نمائندگی میں میری بیعت لوگوں سے لیا کرو ان کے آگے کوئی اولاد نہیں تھی اور اس میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص احسان تھا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے روحانی اولاد کثرت سے عطا فرمادی اور جسمانی اولاد کی کمی اس طرح پوری ہوگئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی روحانی اولاد کے درمیان ایک واسطہ بن گئے۔ دیگر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خان بہادر قاضی عبدالقادر خان صاحب پشاور شہر کا ذکر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ نے ۲۵ر اگست ۱۸۸۹ء میں بیعت کی۔ بیعت لدھیانہ میں تو شامل نہیں ہوئے لیکن اسی سال بیعت کر لی۔ قاضی محمد حسن صاحب "خان العلماء" جو پشاور شہر کے رئیس تھے اور وزیر افغانستان رہے ہیں ان کے یہ پوتے تھے خان بہادر قاضی عبدالقادر خان صاحب ان کی اولاد کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ کہاں گئی، کیا ہوا۔ یہ سرحد کی جماعتوں کا کام ہے کہ اُن کو تلاش کریں۔ پھر حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری ہیں جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے۔ حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب محلہ باقر شاہ پشاور حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب کی بیعت ۱۸۹۰ء کی ہے اور حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کی بیعت ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۰ء کی ہے۔ پھر حضرت سید احمد شاہ صاحبؓ ولد میر بادشاہ صاحب پشاور ہیں۔ انہوں نے ۱۰ر فروری ۱۸۹۲ء کو بیعت کی۔ پھر سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ نے دسمبر ۱۹۰۱ء میں بیعت کی۔ پھر حضرت مولوی حبیب اللہ صاحبؓ باندی ڈھونڈاں ایبٹ آباد بیعت اکتوبر ۱۹۰۱ء۔ پھر حضرت مولوی محمد یحییٰ صاحبؓ دیپ گراں ہزارہ بیعت ۱۹۰۶ء۔ یہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب جو لاہوری جماعت کے موجودہ امیر ہیں ان کے والد تھے۔ پھر قاضی محمد یوسف صاحبؓ فاروقی۔ ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب جو آج کل شکاگو میں ہیں ان کے والد ہیں اور ان کی نسل بھی اللہ کے فضل سے احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہے اور اکثر نیکیوں میں آگے آگے ہے۔ پھر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ ہیں جن کو "مشیر خلیفہ" کا لقب عطا ہوا۔ انہوں نے بھی ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ پھر مکرم امیر اللہ خان صاحب صحابیؓ آف اسماعیلہ ہیں۔ ان کی اولاد میں ایک کے سوا باقی سب خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ ہمارے بشیر رفیق صاحب جو امام صاحب کہلاتے ہیں ان کی بیگم کے دادا تھے۔

دیگر بزرگان جن کی اولاد مخلص احمدی ہے یا اکثریت اللہ کے فضل سے اچھی مخلص احمدی ہے۔ ان میں قاضی محمد شفیق صاحب ہیں۔ حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب ہیں جو ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے دادا اور بشیر رفیق صاحب کے نانا تھے۔ خان بہادر دلاور خان صاحب کا ذکر ہو چکا ہے۔ صاحبزادہ ہاشم جان صاحب مجددی ان کی ایک ہی بیٹی ہے وہ خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور بڑی مخلص احمدی ہیں۔ مرزا غلام حیدر صاحب ہمارے مرزا مقصود صاحب وغیرہ کے والد تھے۔ یہ مشہور خاندان ہے۔ کرنل صاحبزادہ احمد خان صاحب ساکن میٹھا خیل ضلع مردان۔ صاحبزادہ سیف الرحمان صاحب آف بازید خیل۔ منشی محمد دانشمند خان صاحب جو بشیر رفیق خان صاحب کے والد تھے (فوت ہو چکے ہیں) مکرم محمد اکرم خان صاحب درانی۔ ان کے بیٹے محمد ہاشم خان صاحب کے بیٹے کی شادی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ فقیر محمد خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر خان بہادر محمد علی خان صاحب بنگش آف کوہاٹ۔ مکرم محمد خواص خان صاحب آف زرشکی جو ڈاکٹر سعید خان صاحب کے والد تھے۔ عبد القیوم خان صاحب آف شیخ محمدی۔ قاضی محمد عمر جان صاحب آف ہوتی۔ آدم خان صاحب جو سابق امیر ضلع مردان تھے۔ اب بھی خدا کے فضل سے زندہ اور بہت ہی مخلص فدائی دین کا علم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ صوفی غلام محمد صاحب آف ڈیرہ اسماعیل خان۔ ان کی اولاد یہاں انگلستان میں موجود ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف ٹوپی جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ہیں جن کی اولاد کا تعلق یا خلافت احمدیہ سے کٹ کر لاہوری جماعت سے ہو گیا یا سرکتے سرکتے وہ جماعت احمدیہ کے دائرہ سے باہر نکل گئے۔ ان بزرگوں کی ایک لمبی فہرست ہے اور اس وقت وقت نہیں ہے کہ وہ ساری فہرست پیش کر سکوں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا ہماری تاریخ میں ذکر نہیں ملتا لیکن صوبہ سرحد کے سفر کے دوران جب بعض بڑی عمر کے لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئیں تو انہوں نے خود یہ تسلیم کیا اور بتایا کہ ان کے والد مخلص احمدی تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق سیاسی وجوہ سے مخفی رکھتے تھے اور جہاں تک ان کے عقائد کا تعلق ہے وہ نہ صرف احمدی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ بعض ایسے بزرگ ہیں جو زندہ ہیں اور بڑے بڑے سیاسی مناصب پر پہنچے ہوئے بھی ہیں ان کا نام لینا مناسب نہیں کیونکہ ان کے والد اپنی نیکی کے باوجود شرماتے تھے تو وہ تو پھر اور بھی زیادہ خفت محسوس کریں گے اور گھبرائیں گے کہ کہیں کیوں احمدیت کی طرف منسوب کر دیا گیا مگر پرائیویٹ مجالس میں وہ ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے پرائیویٹ مجالس میں ذکر کرنا چاہئے۔ وہی رستہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ آباء کے ذکر سے خدا کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کر دیں۔

آباء کا ذکر کرتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھیں اور ذکر اللہ میں جا کر اپنی آخری منزل تک پہنچیں اور وہاں اپنے سفر کا اختتام کریں۔ یہ وہ طریق ہے جس سے ہم بہت سی کھوئی ہوئی اعلیٰ اقدار کو واپس لے سکتے ہیں اور دوبارہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اور قوموں کی زندگی کا راز اس میں ہے اور قرآن کریم کی اس آیت نے بہت ہی گہرا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے جس کا قوموں کے عروج اور زوال سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پس یوکے ہو یا صوبہ سرحد کی جماعتیں ہوں یا پنجاب کی یا بنگلہ دیش کی جماعتیں ہوں یا ہندوستان وغیرہ دنیا میں اور جہاں جہاں بھی احمدیہ جماعتیں ہیں جن میں پہلی نسل کا تعلق صحابہ یا تابعین سے تھا وہ خصوصیت سے میرے پیش نظر ہیں ان کے علاوہ بھی جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے۔ مثلاً افریقہ کے بعض ممالک میں ایسے بزرگ بھی ہیں جنہوں نے نہ صحابی دیکھا نہ تابعی سے تربیت حاصل کی مگر اخلاص میں غیر معمولی ترقی کر گئے اور اپنے علاقے میں اخلاص اور قربانی کی عظیم الشان مثالیں قائم کر گئے ہیں جو زندہ جاوید ہوں گی۔ ایسے علاقوں میں ان سے بات چلانی چاہئے۔ پس تمام دنیا میں جماعتوں کو

احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم

چلانی چاہئے اور تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کے ذکر خیر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہئے۔ سب سے زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباؤ اجداد کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہو۔ ان کی قربانیوں کا علم ہو۔ ان کا ذکر سنیں تو ان کا دل اس سے پگھلے اور ان کی محبت اللہ کی محبت میں تبدیل ہونے لگے۔ جن بزرگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے بعض ایسے ہیں بلکہ بہت سے ایسے ہیں کہ ان کا ذکر جب آپ پڑھتے ہیں تو خواہ آپ کا ان سے خونی رشتہ نہ بھی ہو آپ کا دل ان کی محبت میں اچھلنے لگتا ہے۔ پس جن کا خونی رشتہ ہے ان کے اوپر تو ان کی مثالیں بہت گہرا اثر کریں گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ قرآن کریم کے بیان فرمودہ اس اہم تربیتی نکتہ کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اور ساری دنیا میں ذکر آباءکم کا ایک سلسلہ جاری ہو جائے جو لازماً اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا پر ختم ہو یعنی اللہ کے زیادہ شدید زیادہ پرجوش زیادہ محبت والے ذکر پر اس کا انجام ہو۔

اس کے بعد اب اگرچہ وقت تھوڑا سا رہ گیا ہے لیکن مجلس شوریٰ سے متعلق کچھ باتیں ضرور کرنی چاہتا ہوں۔ میں نے بارہا بیان کیا ہے کہ

مجالس شوریٰ خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں

کیونکہ خلافت اور شوریٰ یہ دو مضمون ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے۔ اس پہلو سے میں نے تمام دنیا میں مجالس شوریٰ کے انعقاد پر زور دیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر نظر بھی رکھوں اور اگر کہیں غلطیاں ہو رہی ہیں تو اپنے سامنے ان کی اصلاح کر دوں تاکہ آئندہ صدی میں ہماری طرف سے کوئی غلط روایات نہ آگے پہنچ جائیں اور جہاں تک مجلس شوریٰ کی روایات کا تعلق ہے یہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ایک بڑے لمبے دور پر پھیلی پڑی ہیں اور بہت ہی قیمتی روایات ہیں ان سے آشنائی کے بعد مجلس شوریٰ کا جو تصور دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے وہ ذہنوں پر نقش ہو جاتا ہے۔ اس تصور کو میں نے ان مجالس شوریٰ میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ مجلس شوریٰ پر جب نظر نہ رکھی جائے یا مجلس شوریٰ کے ممبر لوگ یہ سمجھیں کہ ہم اس وقت آزادی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم پر کوئی نظر نہیں ہے تو وہ بلندی کی کوشش کرتے ہیں۔ رستے سے ہٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کی مجالس شوریٰ کی بعض باتوں سے متاثر ہو کر ایسے انداز اختیار کر لیتے ہیں جن کا تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ان کو بار بار سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں میں نے جہاں اب تک یورپ کی مجالس سے خطاب کیا ہے ان کا ریکارڈ موجود ہے۔ میری یہ نصیحت ہے کہ

مجلس شوریٰ کا جہاں بھی انعقاد ہو

اُس سے پہلے منتظمین کو کوشش کریں کہ وہ کیسٹس جن میں مجلس شوریٰ سے متعلق میں نے ہدایتیں دی ہوئی ہیں ان کو خوب غور سے سنیں اور اگر ہو سکے تو ان میں سے بعض مجلس شوریٰ کے اراکین کو سنائیں بھی اس سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ ابھی پچھلے سال ایک مجلس شوریٰ بیلجیئم میں منعقد ہوئی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض پرانے مربی بھی موجود ہیں ہمارے کیپٹن شمیم احمد صاحب بھی بڑے مخلص فدائی اور تجربہ کار احمدی ہیں لیکن مجلس شوریٰ کے وقت میں نے محسوس کیا کہ روایات سے ناواقفیت ہے اور تصور پوری طرح صحیح نہیں ہے کہ مجلس شوریٰ کیا ہوتی ہے۔ کیسے منعقد کی جاتی ہے؟ پس شروع میں میں نے ان کو بھی تفصیل سے سمجھایا اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس کی ریکارڈنگ ہو چکی ہے۔ اگر وہ ریکارڈنگ تمام ممالک کو نہ گئی ہو تو وہ حاصل کریں۔ اس میں آپ کو بہت سے ایسے امور مل جائیں گے جن کو سمجھے بغیر آپ کو مجلس شوریٰ کا صحیح تشخص نہیں ہو سکتا۔ پتہ نہیں لگ سکتا کہ شوریٰ ہے کیا چیز؟ کس نے مشورہ لینا ہے؟ کس سے لینا ہے؟ مشورے کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح دیا جاتا ہے؟ کیا مشورے کی حیثیت ویسی ہی ہے جیسے دُنیا میں پارلیمنٹس میں فیصلوں کی حیثیت ہوتی ہے یا اس سے مختلف ہے؟ ان تمام اُمور پر میں نے اس میں روشنی ڈالی اور وضاحت کی ہے۔ پھر عہدیداروں کیلئے نام پیش کرنے کے آداب۔ مجلس شوریٰ کس طرح منعقد کی جاتی ہے؟ یہ سارے اُمور بیان کئے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے غالباً سویڈن میں بھی اور انگلستان میں بھی اور ناروے میں بھی ان مضامین پر روشنی ڈال چکا ہوں اور وہ ساری کیسٹس مہیا ہو سکتی ہیں۔ اس تھوڑے وقت میں تفصیل سے میں دوبارہ روشنی تو نہیں ڈال سکتا لیکن یہ بتا رہا ہوں کہ ان کیسٹس سے آپ استفادہ کریں ان سے آپ کو مجلس شوریٰ سے متعلق بہت کچھ علم ہوگا اور مجلس شوریٰ کی اعلیٰ اقدار کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ باوجود نصیحتوں کے جب میں وہاں موجود نہ ہوں جہاں مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے تو کچھ لوگ رستے سے ہٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میرے سامنے ان کا انداز اور ہوگا اور جب میں ان کو نہیں دیکھ رہا اُن کا انداز اور ہوگا۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک رجحان کی نشاندہی کرنے والی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مومن تو خدا کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور خدا ہر جگہ ہے اور ہر وقت دیکھ رہا ہے جب تک یہ رجحان پیدا کر کے ہم اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتے اس وقت تک تقویٰ کے لباس سے ہم عاری رہیں گے۔ تقویٰ کے بغیر ہماری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں ہے اور تقویٰ کے مضمون کی جان یہ ہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ سبحان من یرانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نظم ہر بیاہ شادی کے اوپر آپ بار بار سنتے ہیں، جلسوں پر بھی سنائی جاتی ہے اور یہ مصرعہ تو ٹیپ کا مصرعہ ہے جو بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ سبحان من یرانی۔ سبحان من یرانی پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ آپ یہ سوچا کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے اگر مجلس شوریٰ میں شامل ہوتے وقت آپ یہ خیال کریں کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہمارے اطوار ہمارے انداز پر اس کی نظر ہے اگر ہم نے کوئی بد اخلاقی کی، اگر کسی طرح اپنے بھائی کی تحقیر کی یا کسی کا دل دکھایا مشورہ دیتے وقت اپنی انانیت پیش نظر رکھی، اپنی چالاکی اپنا زیادہ علم لوگوں کے سامنے دکھانے اور نمائش کرنے کی کوشش کی تو یہ ساری وہ باتیں ہیں جن کو خدا دیکھ تو رہا ہے مگر کراہت کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور اگر اپنے محبوب کی کراہت کی نظر انسان پر پڑے تو اس سے انسان کا وجود دہل جاتا ہے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اسی لئے انسان اپنے پیاروں اور اپنے محبوب کے سامنے جس کے جذبات کی اسے کچھ بھی قدر ہو اگر وہ ہے صاف ستھرا ہو کر بن ٹھن کر جاتا ہے اور اپنے عیوب پر پردہ ڈال کر جاتا ہے۔ پہلی رات کی سہاگن جب اپنے خاوند کے سامنے جاتی ہے تو اس کو اتنا بنایا سجایا جاتا ہے، اس کے ہر قسم کے عیوب پر پردے ڈالے جاتے ہیں۔ اتنے غازے ملے جاتے ہیں جس سے چہرے کے داغ مٹ جائیں۔ وغیرہ وغیرہ خدا کے سامنے جو مومن کی روح نے جانا ہے تو اس سے زیادہ سجیلی سہاگن بن کر جانا چاہئے اور خدا کے سامنے جانے کا مضمون تو یہ ہے کہ سبحان من یرانی۔ ہر حال میں اس کے سامنے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر حال میں ہر وقت خدا دکھائی دے نہیں سکتا اور یہ اللہ کا احسان ہے۔ اگر ہر وقت دکھائی دے تو مومن کی تو لرزتے لرزتے زندگی ختم ہو جائے۔ یہ خدا کی شان ہے کہ وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے اس کا باطن ہونا اس کے بندوں پر بہت بڑا احسان بھی ہے۔ اس لئے کہ وہ جب ہٹ جاتا ہے تو اس وقت کچھ تھوڑی سی زیادہ آزادی سی ملتی ہے۔ انسان تھوڑا سا RELAX ہو جاتا ہے اور جہاں میں RELAX کہتا ہوں تو میرا مطلب ہے وہ لوگ جن کو نیکی کی زندگی بسر کرنے کی پوری عادت نہیں پڑتی وہ بار بار کچھ آرام چاہتے ہیں اور خدا کا باطن یا غائب ہونا ان کو وہ آرام مہیا کر دیتا ہے لیکن ایسے مواقع جو خاص اہمیت کے مواقع ہیں مثلاً نماز کے لئے مسجد میں جانا یا گھر میں نماز پڑھنا یا اہم دینی مجالس میں شامل ہونا ان مجالس پر خدا کے حاضر ہونے کا احساس بہت نمایاں ہو جاتا ہے پس جب میں کہتا ہوں کہ سبحان من یرانی کے مضمون کو پیش نظر رکھیں تو مراد یہ ہے کہ جب سجدہ گاہوں میں جائیں۔ جب خدا کی عبادت کیلئے کھڑے ہوں۔ جب خدا کے ذکر کی مجالس میں شامل ہوں تو اس وقت کم سے کم RELAX نہ ہوا کریں۔ اس وقت خدا کے تصور کو پوری طرح حاضر کر کے اپنے انداز کو اور اپنے اطوار کو سجائیں ان کو زینت دیں۔ اپنے وجود کو ہر قسم کی شیطانی اداؤں سے محفوظ کر دیں۔ یہ مضمون بیان کرنا تھوڑا سا مشکل ہے۔ میرے ذہن میں ہے لیکن بعض دفعہ مناسب الفاظ حاضر نہیں ہوتے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا کی حضوری کا تصور آپ کے اوپر چھا جائے تو اس وقت انسان دو قسم کی حرکتیں خود بخود کریگا۔ ایک استغفار ہے جس کا مطلب ہے اپنی کمزوریوں کو چھپانا ان پر مٹی ڈالنا اور شرمندگی کا احساس۔ چنانچہ حضرت آدمؑ کے واقعہ میں ہمیں حضوری کا یہ مضمون بتایا گیا ہے۔ انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کو سامنے حاضر دیکھ لیا حالانکہ پہلے بھی حاضر تھا۔ جب غفلت کا ارتکاب ہو رہا تھا اس وقت بھی خدا حاضر تھا مگر اس وقت غفلت کی آنکھ نے خدا کو ذرا اوجھل رکھا ہوا تھا۔ جب غفلت کی وہ آنکھ کھلی اور خدا کو قریب دیکھا تو پہلا ردّعمل تھا کہ پتوں سے اپنے وجود کو ڈھانپنے لگے یعنی اپنی کمزوریوں پر استغفار کے پردے ڈالے تو ایک تو یہ ردّعمل ہے کہ اپنے عیوب کو چھپانے کی کوشش کریں اور اپنی کمزوریوں پر پردے ڈالیں مگر استغفار کے پردے، ریا کے پردے نہیں اور دوسرا اپنے آپ کو حسین بنائیں۔ دو ہی چیزیں ہیں۔ نقائص کو چھپائیں اور اپنی خوبیوں کو چمکائیں اور اجالیں۔ پس خدا کے سامنے جب باتیں کریں تو ایسی باتیں کریں کہ خدا کو ان پر پیار آئے۔ ایسی باتیں کریں کہ جب آپ دُنیا میں اپنے دوستوں کے سامنے باتیں کرتے ہیں تو دوستوں کو بھی آپ پر پیار آتا ہے۔ پس

دُعا کا فن بہت ہی بڑا اور عظیم فن ہے

اسی میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ باتیں کرتے وقت خدا کا دل پچکارنے کی کوشش کریں۔ ایسی ادا بنائیں کہ جو خدا کو پسند آ جائے۔ چنانچہ بہت سے ایسے لوگ جو دُعا کے متعلق مجھے لکھتے رہتے ہیں یہ بتاتے ہیں کہ جب بعض دفعہ دل اٹک گیا اور دل پر ایک قسم کا جمود سا طاری ہو گیا۔ دُعا کرنے کیلئے کوئی اندرونی قوت غیر معمولی جوش نہیں دکھاتی تھی تو اس وقت پھر ہم نے سوچ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے یہ یہ چالاکیاں کیں اور بعض چالاکیاں اتنی پیاری چالاکیاں تھیں کہ جب میں نے ان کو پڑھا تو مجھے یقین آگیا کہ یہ دُعا تو قبول ہونی ہی ہونی تھی اور باقی صفحہ میں پھر اسی کا ذکر ملتا تھا کہ جب ہم نے خدا کو یہ کہا تو اچانک دل کے تالے کھل گئے اور روانی پیدا ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان دعاؤں کو قبول کر لیا۔ ابھی کل پرسوں کی بات ہے امریکہ سے ہماری ایک بہن کا فون آیا تھا انہوں نے بتایا کہ ایک موقعہ پر مجھے یہ فکر پیدا ہوئی اور ایسی تشویش تھی کہ اس کے نتیجہ میں بے چین ہو کر میں نے جو دُعا کی وہ اتنی جلدی مقبول ہوئی کہ میں حیران رہ گئی۔ پس دوسرا پہلو جو خدا کی حضوری کا ہے وہ یہ ہے۔ پہلا استغفار جب مجلس شوریٰ میں جایا کریں تو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑی کمزوری انانیت کی کمزوری ہے۔ آپ کو بار بار نفس دھوکہ دیگا۔ آپ کو شوخی سکھائے گا۔ آپ کو اپنے کمزور یا کم عقل بھائی پر ہنسنے پر آمادہ کرے گا۔ تحقیر پر آمادہ کریگا۔ غلط دلیل دینے والے کا مذاق اُڑانے پر آمادہ کریگا۔ کئی قسم کے شیطانی وسوسے ہیں جو ایسی مجالس میں جن میں اہم اُمور پر غور ہوتا ہے ان مجالس میں انسان کے دلوں پر اور دماغ پر قبضہ کر لیا کرتے ہیں اور یہ وساوس ہیں جو دراصل قوموں کو گمراہ کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ (باقی ملاحظہ کریں صفحہ ۱۱ پر)

قسط نمبر (۴)

قادیان دار الامان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُربہار مصروفیات

ڈائری مورخہ ۱۰ تا ۱۱ جنوری ۱۹۹۲ء

رپورٹ مرتبہ مکرم ہادی علی صاحب چوہدری ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن۔

۱۰ جنوری بروز جمعہ :۔

حضرت آصفہ بیگم صاحبہ[1] مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے پتّے اور گردے کی تکلیف کی وجہ سے علیل تھی نیز یہاں آرام مکمل میسّر نہ آسکنے کی وجہ سے آپ کی جلد لندن واپسی کے لئے برٹش ایئر ویز کی فلائٹ BA 142 میں سیٹ بُک کرائی گئی تھی آپ کے ہمراہ آپ کی بڑی بیٹی محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور ان کے بچے عزیزم صاحبزادہ مرزا آدم عثمان احمد صاحب اور عزیزہ صاحبزادی بدر النصر صاحبہ بھی تھے۔ ان کے علاوہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب لندن مکرم مشہود الحق صاحب سویڈن اور لندن کے ایک خادم مکرم مبارح الدین نجم صاحب اس قافلہ میں شامل تھے یہ فلائٹ دہلی کے اندرا گاندھی ایئر پورٹ کے ٹرمینل A سے مقامی وقت کے مطابق 7-30 پر روانہ ہوئی۔ اور لندن کے گیٹ وِک ایئر پورٹ پر مقامی وقت کے مطابق تقریباً ۱۲ بجے پہنچ گئی اور حضرت بیگم صاحبہ بخیریت 2 بجے دوپہر لندن مشن ہاؤس میں اپنی قیامگاہ میں پہنچ گئیں۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان جانے کے لئے پونے گیارہ بجے دہلی مشن ہاؤس سے دہلی کے اندرا گاندھی ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے ساڑھے گیارہ بجے ایئر پورٹ کے ٹرمینل B پر تشریف لائے۔ سامان کی CHECK IN اور دیگر معمول کی کارروائی پہلے سے ہی کر لی گئی تھی۔ حضور انور سیدھے لاؤنج میں تشریف لائے اور چند ہی منٹوں کے بعد اپنی تین بچیوں ایک نواسے اور اراکین قافلہ کے ہمراہ انڈین ایئر لائن کے طیارہ بوئنگ 737 کی فلائٹ نمبر 423 میں سوار ہوئے جو امرتسر جانے کے لئے تیار تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ آپ کی تین بیٹیاں، محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ مع اپنے بیٹے مرزا عدنان احمد آدم صاحب، محترمہ صاحبزادی ریحانہ یاسمین صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی عطیۃ المجیب صاحبہ تھیں۔ اور قافلہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب، مکرم نصیر احمد قمر صاحب، خاکسار ہادی علی، مکرم آفتاب احمد خان صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب چیف سیکورٹی آفیسر، مکرم ملک اشفاق احمد صاحب مکرم مرزا عبدالباسط صاحب لندن، مکرم خالد نبیل ارشد صاحب، مکرم مسعود حبابات صاحب مکرم وجاہت احمد صاحب لندن اور مکرم سید فضل احمد صاحب انڈیا، شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس طیارہ میں سیٹ 1-C پر تشریف فرما ہوئے۔ جہاز 12-25 پر رن وے پر چلنا شروع ہوا۔ اور پھر چند لمحوں میں آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا۔ اور تقریباً ۴۵ منٹ کی پرواز کے بعد امرتسر کے ایئر پورٹ پر اتر گیا۔

امرتسر ایئر پورٹ پر قادیان سے مکرم سعادت احمد صاحب، نائب ناظر امور عامہ قادیان، حضور انور ایدہ اللہ اور دیگر اراکین قافلہ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا اسی طرح حسب سابق پولیس اسکارٹ بھی موجود تھی۔ ایئر پورٹ سے نکلتے ہی حضور انور اور دیگر سب ارکان قافلہ کاروں میں بیٹھ گئے اور یہ قافلہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خلیفۂ چہارم کے ہمراہ مسیح پاک کی بستی اور احمدیت کے دائمی مرکز کی جانب رواں دواں ہوا یہ قافلہ سات کاروں، ایک ویگن اور دو پولیس اسکورٹ کی گاڑیوں پر مشتمل تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دو بجکر چالیس منٹ پر قادیان دارالامان میں ورود فرمایا۔ دارالمسیح سے باہر آقا کے منتظر غلاموں کا جم غفیر تھا۔ جس نے آقا کی سواری دیکھتے ہی نعروں سے فضا میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا تھا چہروں پر ایک ایسی مقدس خوشی رقصاں تھی کہ جیسے وہ آسمان سے اتر رہی ہو آقا کو ایک نظر دیکھنے کی تمنا میں ہر نظر کار کے نیلے رنگ کے شیشوں کو چیر کر اندر اترنے پر جیسے بے قرار ہو —— اور —— جس نظر نے آقا کو ایک مرتبہ دیکھ لیا —— وہ دوسری دفعہ دیکھنے کے لئے بیتاب ہوگئی۔ اور جو اس سے محروم رہی وہ کار کا تعاقب کرتی چلی گئی —— حتیٰ کہ کار دارالمسیح کے بڑے گیٹ میں سے اندر چلی گئی اور اس زمین نے خلیفۃ المسیح کی ایک بار پھر کا قدم بوسی کی جس نے خدا کے پاک مسیح کے قدم چومے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود نے دارالمسیح میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ جمعہ ۳ بجے شروع ہوگا چنانچہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بلند آواز سے احباب جماعت کو جمعہ کے وقت سے آگاہ فرمایا۔

آج حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے قادیان میں دوبارہ ورودِ مسعود سے قادیان میں دوبارہ آمد سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہام "مثنیٰ و ثلاثۃ و ربٰع" کا ایک حصّہ "مثنیٰ" ایک رنگ میں پورا ہوگیا فالحمد للہ۔ (آج جمعہ اور دس تاریخ بھی ہے)۔

خلاصہ خطبہ جمعہ :۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تین بجکر سات منٹ پر مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے —— اس جمعہ کے خطبہ کے لئے منبر کی اندرونی محراب کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ جہاں حضور انور حسبِ معمول نمازیں پڑھاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے منبر پر تشریف لاتے ہی اذان کے لئے ارشاد فرمایا۔ جو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش قادیان نے کہی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج یہ چوتھا جمعہ ہے جو مجھے احمدیت کے مستقل مرکز میں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کے فیوض کا تذکرہ فرمایا نیز فرمایا کہ آج یہ جلسہ صرف ایک جگہ نہیں بلکہ دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں ممتد ہو چکا ہے۔ اور وہ جلسہ جو ۷۵ افراد سے شروع ہوا تھا دنیا کے بہت سے ممالک میں جلسوں میں حاضرین ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں —— اور —— وہ لنگر جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی اب دنیا کے بہت سے ممالک میں وہ جاری ہو چکا ہے۔

فرمایا کہ اس جلسہ میں لوگ دور دور سے آکر شریک ہوئے وہ جذباتی لحاظ سے بہت دولتیں سمیٹ کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کا تصور وہ لوگ نہیں کر سکتے جو شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن میں اُن لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ جذباتی لذتیں عارضی ہیں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ دولتیں اور لذتیں اسی رنگ میں دائمی ہوں گی کہ ان کا فیض آئندہ صدی تک جاری رہے اور قربانیوں کے پھل آئندہ سو سال بعد بھی نظر آئیں —— فرمایا —— میں امید

---

[1] حضرت سیدہ ممدوحہ کی وفات ۳ اور ۴ اپریل کی درمیانی شب کو لندن میں وفات پاچکی ہیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین ۞

رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام سمجھ گئے ہوں گے۔

فرمایا کہ بعض مخلصین یہ سمجھنے لگے ہیں کہ قادیان واپسی کے اب سامان ہو چکے ہیں حالانکہ یہ جذباتی باتیں ہیں حقیقت شناسی سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ دنیا کی تاریخ میں جہاں بھی ہجرت کا ذکر ملتا ہے وہاں اسی جگہ پر واپسی پیغام کی فتح کی صورت میں ہی ہوئی ہے۔ مذہب کی دنیا میں جغرافیائی فتح کی کوئی حیثیت نہیں اگر کہیں جغرافیائی فتح ہوئی ہے تو وہ بھی پیغام کی فتح کے ساتھ حقیقی بنی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ حقیقی فتح کیا ہے۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ النصر کی آیات پڑھیں اور اُن کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورہ میں یہ نظارہ پیش نہیں کیا گیا کہ غیر علاقہ میں فوج کشی کر کے اس میں دندناتے پھرو گے بلکہ فرمایا فتح یہ ہے کہ تم دیکھو گے کہ لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہی وہ حقیقی اور دائمی فتح ہے جو خدا کے نزدیک معنے رکھتی ہے۔

فرمایا، اگر دنیا کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ احمدیت کے دائمی مرکز میں واپسی ہو تو اس فتح کو مانگیں جس کا ذکر اذا جاء نصر اللہ والفتح ...... تو ابا[الخ] (النصر) میں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کے لئے چیلنج ہے کہ وہ آئندہ فعال محنت کے لئے تیار اور کمر بستہ ہوں تاکہ پاکستان میں اور دیگر دنیا میں احمدیت کا پیغام کثرت سے پھیلے اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں کیونکہ یہی وہ واپسی ہے جس کی اس طرح داغ بیل ڈالی جائے گی اور مرکز میں واپسی کی خوابوں کی تعبیر کا حق ادا ہوگا۔

فرمایا اگرچہ تعبیر ظاہر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن تدبیر کو انتہا تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ قرآن کریم میں بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں کہ تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تقدیریں ٹل گئیں انذار کی تقدیروں کے ٹلنے کی تو بیشمار مثالیں ہیں لیکن تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تبشیری تقدیریں بھی بدلی ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک دفعہ پھر پاکستان کی جماعت اور دنیا کی ساری جماعتوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ جھرجھری لے کر بیدار ہوں اور پیغام کی فتح کو حقیقت بنا دیں۔ آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں سے اس کے لئے صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ جیسی دنیا میں کوئی قوم نہیں۔ آپ دنیا کی ہر تکلیف کو برداشت کر کے توحید سے چمٹے ہوئے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جو ربنا اننا سمعنا منادیا .... فامنا[الخ] (آل عمران رکوع آخر) کے مصداق ہیں۔ آپ مومنوں کی وہ جماعت ہیں جن کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ وہ آپ کی کمزوریوں کو دور فرمائے گا۔ اور رو با صلاح کرتا چلا جائیگا حتی کہ آپ ابرار میں شامل ہو کر وتوفنا مع الابرار میں جا ملیں گے۔

فرمایا۔ کہ یہ وہ خوبیاں اور صلاحیتیں ہیں جو آپ میں موجود ہیں اور آپ ان سے آشنا تو ہیں لیکن ان کی اہمیت پوری طرح آپ کے دل میں اجاگر نہیں۔ آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں۔ آپ جاگیں گے تو دنیا جاگے گی۔ آپ دنیا کے دل ہیں۔ آپ کے ذریعہ دنیا کو سعادتیں نصیب ہوں گی۔ پس اپنے مقام کو سمجھیں اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ پیغام کو پھیلانے پر کمربستہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ظاہری حیثیت اور بے ضابطگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن آپ کے لئے خدا کی تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ آپ قدم اٹھائیں گے تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کے قدم لے گی۔ قرآن کریم نے یہ خبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمایا کہ جب خدا کے بندے کی تدبیر خدا کے ارادوں کے ساتھ چلنے لگے تو فاصلے تیزی سے کٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ممکن بنایا تھا تو آج بھی ممکن بنائے گا کیونکہ آپ نے وقت کے امام کو پہچانا ہے۔ اور اس کی آواز پر لبیک کہا ہے۔ فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے گی۔ حضور انور نے ذمہ داری کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ ذمہ داری وہ نہیں جو قرآن میں "اِصراً" کے معنوں میں بیان ہوئی ہے جس طرح ایک عاشق کا اپنے محبوب سے تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا اس ذمہ داری سے تعلق ہے۔ ان معنوں میں اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ یہ آپ کے دلوں کی آرزو بن جائے آپ کے خوابوں کی تعبیر بن جائے۔ اور قادیان میں واپسی حقیقی فتح کے رنگ میں ظاہر ہو۔

فرمایا کہ ہم جب یہاں آئے تو یہاں کے مکینوں نے بڑی وسعت قلبی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور آوازیں دیں کہ آپ یہاں ہی آجائیں اور یہیں بس جائیں۔ یہ تو ان کا حسن اخلاق ہے۔ لیکن درحقیقت یہ وہ آواز نہیں جو احمدیت کو دوبارہ یہاں لائے بلکہ وہ آواز ایسے واپس لائے گی جو ان کی طرف سے آمنا و صدقنا کے رنگ میں اٹھے گی۔

اس مضمون کو مزید بیان فرمانے کے بعد حضور انور نے درویشان قادیان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے وہ قربانی کرنے والے بھائی جنہوں نے لمبا عرصہ یہاں اس امانت کی حفاظت کی ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہر احمدی ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ فرمایا اُن کا خیال رکھنے میں ہم سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ آئندہ ان کی بہبود اور دنیا و آخرت کے اجر کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اُن کے بارہ میں میرے ذہن میں بعض منصوبے ہیں جن پر ہمارے یہاں سے جانے سے پہلے غور ہوگا انشاء اللہ ان کے حالات تبدیل ہوں گے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع فرمائی۔ خطبہ جمعہ 2 بجکر 35 منٹ پر ختم ہوا۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آرام فرمایا۔ آج طبیعت بہتر تھی مگر بظاہر کمزوری اور سفر کی تھکن کے آثار چہرے اور جسم پر عیاں تھے نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لندن ربوہ اور قادیان کے نمائندگان اور بعض صائب الرائے احباب کی میٹنگ طلب فرمائی جو حضور انور کے دفتر میں شام ۱۵-۷ پر دعا سے شروع ہوئی اور تقریباً پونے نو بجے دعا سے اختتام پذیر ہوئی اس میٹنگ میں متفرق انتظامی و فلاحی امور کے بارہ میں حضور انور نے ارشادات اور ہدایات سے نوازا اور مشورے طلب فرمائے

۱۱ جنوری بروز ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد اقصےٰ میں پڑھائی نماز کے بعد حسب معمول بہشتی مقبرہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں مبارک مزاروں پر دعا کے بعد واپسی پر حضور انور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر کے گھر تشریف لے گئے۔ محترمہ عزیزہ علی صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر جعفر علی صاحب آف کلیولینڈ امریکہ) جو ان دنوں مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر کے ہاں مقیم ہیں اور ان کا چھوٹا بچہ بیمار ہے حضور انور نے اس بچے کی عیادت کی۔ وہاں سے فراغت کے بعد حضور انور دار المسیح تشریف لے گئے۔

آج صبح جب بہشتی مقبرہ جانے کے لئے حضور انور دار المسیح کے مین گیٹ سے باہر تشریف لائے تو راستہ میں حکیم سورن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر قادیان ملے۔ وہ بڑے تپاک اور بے لوث محبت سے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملے برجستہ گویا ہوئے کہ "جب تقسیم ملک کے بعد ہم یہاں آئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کی قادیان واپس آنے کی پیشگوئیاں ہیں اُس پر آشوب وقت میں یہ پیشگوئیاں بے حقیقت لگتی تھیں

اور ہم نے ان پڑھا کرتے تھے لیکن اب آپ یہاں تشریف لائے ہیں اور ساری دنیا سے احمدیوں کی یہاں آمد دیکھی ہے تو ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں سچی ہیں"۔

اس کے بعد حکیم صاحب نے مزید سگالی کے جذبات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اسی طرح کئی غیر مسلم خداتعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشانوں کو ملاحظہ کرتے تھے اور ان کا اظہار کرتے تھے آج بھی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے یہ لوگ گواہ بن رہے ہیں جو ایک زمانہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائیں۔ گلشن احمد۔ اللہ کرے ہمیشہ ہی مسکنِ بادِ صبار ہے اور عنایات یار کی نسیم ہمیشہ یہاں چلتی رہے۔

صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ دفتر میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی صحت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے آج کے پروگراموں کی تفصیل اور دیگر دفتری امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ ان کے بعد محترمہ عزیزہ علی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر جعفر علی صاحب نے شرف ملاقات پایا۔ اور ان کے بعد مکرم محمد انعام غوری صاحب۔ صدر اصلاحی کمیٹی قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں متعلقہ امور پیش کر کے ہدایات لیں بعد ازاں شہر کے غیر مسلم احباب نے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف پایا۔ ان کی مجموعی تعداد ایک سو کے لگ بھگ تھی۔ بعض گروپس کی صورت میں آئے اور بعض فیملیز کی صورت میں ان میں سے ہر ایک نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور بعض نے علاج کے لئے ہومیوپیتھک نسخے بھی حاصل کئے یہ سلسلہ نماز ظہر و عصر تک جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر آج مسجد مبارک میں پڑھائیں۔

مسجد مبارک کا دوسرا نام "بیت الذکر" الہام الٰہی میں رکھا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"بشارۃٌ تلقّاھا النبیّون"

ہم نے تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبّد و صحتِ نیّت وحسنِ ایمان داخل ہوگا وہ سوئے خاتمہ سے امن میں آجائے گا"۔

(ص ۵۵۸ حاشیہ نمبر ۴)

اسی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی

"مُبارِکٌ ومُبارَکٌ وکلُّ امرٍ مُبارَکٍ یُجعَلُ فیہ"

ترجمہ: یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔

اسی مسجد میں سے "حجرہ" میں دروازہ کھلتا ہے۔ یہ وہ حجرہ ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۷ رمضان المبارک بروز جمعہ ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء بعد نماز فجر قبلہ رخ چارپائی پر کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے جبکہ عالم کشف میں دیکھا کہ حضور نے بعض احکام قضاء و قدر اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہٗ کے سامنے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اوّل اس سرخی کو حضور کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہوگئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے (تفصیل "سرمہ چشم آریہ" میں دیکھیں)

اس وقت حضرت مولوی عبداللہ سنوری رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس سے وہ کرتہ جس پر سرخی کے نشان پڑے تھے مانگ کر لے لیا تھا اور حضور علیہ السلام کی عائد کردہ شرائط کے مطابق یہ کرتہ مولوی صاحب کی وفات پر ان کے ساتھ ہی ۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء بروز جمعہ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کر دیا گیا۔

اس حجرہ کے ساتھ ہی مسجد مبارک میں سے ایک دروازہ سیڑھیوں میں کھلتا ہے جو نیچے اس جگہ لے جاتا ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رشتہ داروں نے دیوار کھینچ کر مسجد اقصیٰ کی طرف جانے والا راستہ بند کر کے نمازیوں اور ملنے والوں کے لئے مسجد اقصیٰ کی طرف جانے میں روک کھڑی کر دی تھی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے مقدمہ کیا جو تاریخ احمدیت میں "مقدمہ دیوار" کے نام سے مشہور ہے

حجرہ کے ساتھ اس دروازہ کے ساتھ ہی مسجد مبارک کی جنوبی دیوار میں جو دروازہ کھلتا ہے وہ "الدّار" میں لے جاتا ہے۔

"الدّار" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آبائی مکان ہے جو حضور علیہ السلام کا مولد و مسکن ہونے کے باعث مہبطِ انوار و برکات ہوا۔ برگزیدہ بندگانِ الٰہی کی خصوصیات کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ان کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجل ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں"

(حقیقۃ الوحی)

مزید برآں اسی مکان کی نسبت یہ الہامات متعدد بار حضور علیہ السلام کو ہوئے۔

اِنّی اُحافِظُ کُلَّ مَن فی الدّار۔

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے بچالوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔

فرمایا

"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔

اسی زمانہ سے خداتعالیٰ کی یہ فعلی شہادت چلی آرہی ہے کہ ہر قسم کے ارضی و سماوی آفات و حوادث میں الدّار اور اس کے ساکنین محفوظ و مامون چلے آرہے ہیں

مسجد مبارک کے اسی دروازہ کے ساتھ الدّار کی طرف شمالی جانب "بیت الفکر" ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں اس چوبارہ کے متعلق جس میں کہ حضور علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی یہ الہام ہوا۔

"اَلَم نَجعَل لَّکَ سُھُولَۃً فی کُلِّ اَمرٍ بَیتُ الفِکرِ"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

ترجمہ:- کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ تجھ کو بیت الفکر عطا کیا۔ حضور علیہ السلام اسی چوبارہ کی کھڑکی میں سے نکل کر "بیت الذکر" یعنی مسجد مبارک میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اس "بیت الفکر" کے ساتھ والے کمرہ میں "بیت الدعا" کا دروازہ ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خلوت کی دعاؤں اور خداتعالیٰ سے خاص قوّت کے لئے ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو یہ حجرہ جس کا نام آپ نے "بیت الدعا" تجویز فرمایا، تیار کروایا اور خود اسے یہ دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیّرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے۔

(ذکر حبیب مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ)

"بیت الدعا کے ساتھ والا مشرقی دالان بھی بہت تاریخی اور مقدس ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عمر کا آخری زمانہ گزارا اور حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا بعد میں یہیں رہیں۔ یہاں بہت سے الہامات ہوئے بلکہ حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا تو اسے بیت الفکر میں شامل کہا کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے بیت الفکر کا حصّہ شمار فرماتے تھے"۔

(مکتوب بنام حضرت بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ قادیانی۔ از حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ)

اسی دالان میں سے ہوتے ہوئے بیت الفکر کے سامنے سے گزر کر حضور ایدہ اللہ مسجد مبارک میں تشریف لائے اور صفوں کے پیچھے سے ہوتے ہوئے عین محراب کے سامنے سے محراب میں تشریف لے آئے۔ تکبیر کہی گئی اور پھر نماز ظہر و عصر جمع ہوئیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز محراب میں ہی تشریف فرما رہے اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد بھٹ صاحب کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ آیا وہ دہلی سے قادیان تشریف لے آئے ہیں یا نہیں

ڈاکٹر محمود احمد صاحب مکرم ایوب بٹ صاحب درویش قادیان کے بیٹے ہیں اور ایک کم عمر اور بہت سمجھدار ڈاکٹر ہیں، انہیں دہلی میں ۴ر جنوری تا ۱۰ر جنوری کے قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ کے علاج کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

ڈاکٹر صاحب رات کی ٹرین پر دہلی سے قادیان پہنچ گئے تھے۔ حضور انور نے جب اُن کے بارہ میں دریافت فرمایا تو یہ فوراً خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔ حضور انور نے ڈاکٹر صاحب سے چند ادویہ حاصل کیں اور مکرم ڈاکٹر جعفر علی صاحب کے بیٹے کی صحت کے بارہ میں دریافت فرمایا نیز مکرم بشیر احمد رفیق خاں صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کی صحت کے بارہ میں رپورٹ طلب فرمائی۔ بشیر احمد رفیق صاحب آج صبح قے اور سر میں چکر آجانے کی وجہ سے بیمار تھے۔ بعد دوپہر اُن کی طبیعت بہتر ہو گئی تھی۔

بعد ازیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز درمیان کے راستہ سے جب مسجد سے باہر جانے کے لئے محراب سے اٹھ کر صفوں کے آخر میں تشریف لائے تو وہاں مکرم فضل الٰہی خاں صاحب درویش سے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تو دروازے سے دائیں جانب جنوبی دیوار کے ساتھ ساتھ گذر کر اگلی صف میں سے ہوتے ہوئے محراب میں آیا کرتے تھے۔ مکرم فضل الٰہی خاں صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اس کی تصدیق کی تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آئندہ سے یہی راستہ ہونا چاہیئے۔ (محراب میں آنے کے لئے)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۱ر جنوری بروز ہفتہ نماز مغرب و عشاء سے قبل مکرم عبد العظیم صاحب درویش کی درویش خوشدامن کی عیادت کے لئے اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ انتہائی کمزوری اور ضُعف کی حالت میں تھیں اور ان پر نیم بیہوشی کی کیفیت تھی۔ حضور ایدہ اللہ تقریباً دس منٹ وہاں بیٹھے رہے اور اُن کے حال احوال کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ وہاں سے حضور انور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ بھی آنکھوں میں موتیا اتر آنے اور بیماری کی وجہ سے کمزور تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے اُن کے کمرے میں قدم رنجہ فرمایا تو وہ بستر سے اٹھ کر ملنے کے لئے تیار ہی تھے کہ حضور انور نے آگے بڑھ کر اُن سے معانقہ کر لیا اس حالت میں کہ وہ ابھی آدھے ہی اُٹھے تھے۔ وہاں اُن کی چارپائی پر ہی حضور انور تقریباً پندرہ منٹ تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔

نمازوں کے معاً بعد حسب ذیل تین نکاحوں کا اعلان تھا جو حضور انور کی موجودگی میں مکرم سید عبد الحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت و تصنیف ربوہ نے کیا۔

۱ــــ مکرم اعجاز صفدر قریشی صاحب آف ناروے ابن محمد صادق قریشی صاحب آف لاہور کا نکاح مکرم محمد سعید مودھا صاحب مرحوم آف قادیان کی بیٹی سے قرار پایا

۲ــــ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ سِکم کا نکاح مکرم سید عبد المجید صاحب آف کشمیر کی بیٹی سے قرار پایا اور

۳ــــ امریکن نژاد جوڑے مسٹر کارل ہربرٹ ریچھولڈ صاحب (KARL. HERBERT. REICHHOLD) کا نکاح مسز برنڈا صاحبہ (BRINDA) سے قرار پایا۔

دعائے مغفرت

میرے بھائی قمر احمد آفتاب ۲۸ر مارچ کو اس دارِ فانی سے رحلت کر کے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(تہمینہ تسنیم تیماپوری)

تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے عید ملن پروگرام

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے عید الفطر کے موقع پر عید ملن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام عید کے بعد مورخہ ۲۷ر مارچ کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہوٹل میں منعقد ہوا اس پروگرام کے مہمان خصوصی جناب بی۔ این۔ راؤت ڈی۔ سی۔ پی زونل II تھے۔

۲۷ر مارچ پانچ بجے پروگرام رکھا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز مکرم سی۔ پی۔ صدیق صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ جناب اُدے تلک صاحب نے ان آیات کا ترجمہ مراٹھی زبان میں پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے نظم خوش الحانی سے پیش فرمائی۔ نظم کے بعد محترم غلام محمود صاحب رائچوری امیر جماعت احمدیہ بمبئی نے جماعت کا تعارف اور پیغام پیش کیا اور تمام حاضرین کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں دُنیا میں رونما ہونے والے اختلافات کا حل جماعت احمدیہ کی نظر میں پیش کیا۔

خاکسار کے بعد مکرم مظفر حسین صاحب "جرنلسٹ" نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے کاموں اور اصولوں کو سراہا اور گذشتہ دنوں جو ریلیف کا کام کیا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے جو ریلیف پہنچائی ہے وہ حقیقی رنگ میں بنی نوع انسان کی خدمت کا ایک نمونہ ہے کہ انہوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہوئے کام کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو خلیج واقع ہو گئی ہے اس کو کم کرنے اور ختم کرنے میں جماعت احمدیہ ایک پُل کا کام دے سکتی ہے اور دے رہی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بھاگلپور میں بنائی جانے والی دو کالونیوں "طاہر نگر" اور "کرشن نگر" کا بھی ذکر فرمایا۔

اس پروگرام کی آخری تقریر مہمان خصوصی کی تھی۔ آپ نے اس عید ملن پروگرام کی غیر معمولی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ (کیونکہ ہمارے اس پروگرام میں تمام مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے یعنی۔ کانگرس۔ جنتادل۔ بی۔ جے۔ پی۔ آر۔ ایس۔ ایس۔ شوسینا۔ مسلم لیگ۔ نیز۔ ہندو۔ مسلم۔ سکھ۔ عیسائی۔ بودھ۔ وغیرہ) آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میرے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ میں اس قسم کے کسی پروگرام میں شامل ہوا ہوں جس میں ہر مذہب اور ہر پارٹی کے لوگ موجود ہیں آپ نے فرمایا جو باتیں میں نے سنی ہیں وہ بھی میری زندگی کا پہلا موقع ہے جو اصول جماعت احمدیہ اور اسلام نے پیش کئے ہیں وہ واقعی دنیا میں امن کی ضمانت بن سکتے ہیں۔ آج میرے کانوں میں جو کچھ بھی پڑا ہے اور آپ لوگوں کے کانوں میں جو کچھ پڑا ہے وہ ہمارے لئے "امرت منتر" ہے۔ اور کہا کہ ایسے پروگرام بار بار اور پورے ہندوستان میں بڑے پیمانے پر ہوں تو لازماً آج جو ہندوستان کی حالت ہے وہ امن کی صورت میں بدل جائے گی پھر یہ پروگرام دُعا کے بعد ختم ہوا اور تمام حاضرین کو ریفرشمنٹ دی گئی۔ اس موقعہ پر حال کے اندر ریلیف کے موقعہ پر کام کی تصاویر کے ساتھ بُک اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔

اس پروگرام میں جن اہم شخصیات نے شرکت کی اُنکے اسماء حسب ذیل ہیں۔

جناب اشوک بھالے راؤ، اے۔ سی۔ پی صاحب سات راستہ۔ جناب خلیل احمد صاحب زاہد ایڈیٹر اخبار عالم۔ جناب عبد الرشید صاحب ایڈیٹر جدید اردو رپورٹر جناب واسنت راؤ تائیے جی جنرل سکریٹری آر۔ ایس۔ ایس۔ بمبئی۔ جناب مدھو ولویکر وائس پریذیڈنٹ جنتا پارٹی بمبئی۔ جناب طاہر اشرفی صاحب جنتادل۔ ان کے علاوہ آٹھ اخباروں کے نمائندوں نے شرکت کی ہمارے اس پروگرام کی خبریں اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں نیز ٹی۔ وی والوں نے بھی اس پروگرام کی خبر کو نشر کیا۔ خدا تعالےٰ ہمارے اس پروگرام کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(برہان احمد ظفر مبلغ سلسلہ بمبئی)

کیرلہ میں وسیع پیمانے پر تبلیغی سرگرمیاں

۲۱ پبلک جلسے۔ ۹ سٹریٹ لیکچرز۔ ایک مسجد کا افتتاح۔ نمائش بُک اسٹال۔ خدام الاحمدیہ کا کوچنگ کیمپ۔ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع اور میڈیکل کیمپ

از محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کیرلہ کے طول وعرض میں نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغی و دیگر سرگرمیاں بہت تیزی سے اور نہایت کامیابی سے جاری ہیں۔ ان سرگرمیوں میں کیرلہ کے خدام، انصار اللہ اور لجنہ پورے جوش و جذبہ سے انہماک ہیں۔ اسی طرح کیرلہ کے مبلغین اور معلمین بھی پوری طرح حصہ لیتے ہیں۔

پبلک جلسے :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انسانیت کی حفاظت اور انسانی بہبودی کے عنوان سے اور اسی طرح بابری مسجد کے انہدام کے متعلق جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کرنے کے لئے کیرلہ کے طول وعرض میں ۲۱ پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سوائے چار مقامات کے باقی مقامات میں ہماری کوئی جماعت نہیں ہے یعنی ایسے مقامات کو عام جلسوں کے لئے منتخب کئے گئے جہاں ہماری کوئی جماعت نہیں ہے۔ ان جلسوں میں انتظامات قریب کی جماعتوں کی طرف سے نہایت عمدہ رنگ میں کئے گئے۔ ان جلسوں میں کثیر تعداد میں سامعین کا ہجوم تھا۔ اور اول تا آخر ہماری تقاریر نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ ہر جلسہ کے مقام میں بک سٹال لگایا گیا تھا۔ جہاں سے مفت اور قیمتاً کتب اور لٹریچر تقسیم ہوتے رہے۔

ان جلسوں میں محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مکرم مولوی محمود احمد صاحب مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور خاکسار باری باری شرکت کر کے مخاطب کرتے رہے

سٹریٹ لیکچرز STREET LECTURES :۔ ان پبلک جلسوں کے علاوہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ۹ مقامات میں ہینڈ مائک کے ذریعہ سٹریٹ لیکچرز دیئے۔ ان مقامات میں بھی کوئی جماعت نہیں تھی۔ ان میں بھی لوگ کثیر تعداد میں نہایت دلچسپی اور شوق سے حاضر ہوتے رہے۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ حضور اقدس کے منشا مبارک کے مطابق ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام بہت وسیع پیمانے پر پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔

نمائش EXHIBITION- AL-QUR'AN

کیرلہ کے مسلمانوں کی تنظیم مجاہدین (اہل حدیث) کی طرف سے پالگھاٹ میں نہایت وسیع پیمانے پر ماہ دسمبر کے آخر میں ہفتہ میں چار روزہ کانفرنس ہوئی تھی اس میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی تھی۔ اس جلسہ گاہ سے کافی فاصلہ پر جماعت احمدیہ کی صوبائی تنظیم کی طرف سے EXHIBITION-AL-QUR'AN کے نام سے نہایت شاندار نمائش کا انتظام کیا گیا۔ اس نمائش میں پیدائش آدمؑ سے لیکر بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک قرآنی آیات کی روشنی میں چیدہ چیدہ واقعات اور پیشگوئیاں مختلف تصویری زبان میں آویزاں کی گئی تھیں نیز جماعت احمدیہ کے عالمگیر سرگرمیوں مساجد اور دار التبلیغ وغیرہ کی تصاویر، ۵۶ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر زبانوں میں اسلامی لٹریچرز وغیرہ رکھی ہوئی تھیں۔

ایک ہفتہ تک جاری یہ نمائش ہزاروں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی اس نمائش سے ملحق بک سٹال میں ۲۷۰۰/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

تمام مقامی اخبارات میں بھی اس نمائش کے بارے میں رپورٹ شائع ہوئی۔

۲۔ مورخہ ۱۰؍ فروری تا ایک ہفتہ کالیکٹ ضلع کے MUKKAM بازار میں بھی یہی نمائش لگائی گئی۔ اس نمائش کا افتتاح ایک جلسہ عام کے ذریعہ ہوا۔ خاکسار کی زیر صدارت محترم صوبائی امیر صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔ مقامی پنچایت کے صدر شری گوپالن اور قریبی پنچایت کاوشیری کے صدر مکرم محمد صاحب، مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔

اس نمائش کو چھ ہزار کے قریب لوگوں نے دیکھا ۳۰۰۰/- سے زائد کتب فروخت ہوئیں۔ اس نمائش کا سارا انتظام جماعت احمدیہ کوڈیاتھور نے کیا۔ اس لئے کہ موکم میں کوئی جماعت نہیں ہے۔ یہی نمائش رمضان المبارک کے بعد ایرناکلم۔ کرونا گپلی اور کوڑونگلور میں لگائی جائیگی انشاء اللہ

بُک سٹال :۔ مورخہ ۱۰ تا ۲۱؍ فروری کالیکٹ میں ایک INTERNATIONAL BOOK FAIR کا اہتمام ہوا۔ اس میں جماعت نے دو بک سٹال لگائے۔ ایک مختلف زبانوں کی کتب کی DISPLAY کے لئے ایک بک سٹال کتابوں کی فروختگی کے لئے مخصوص کئے گئے۔ ہزارہا لوگ ان اسٹالوں میں آئے۔ تین ہزار کے لگ بھگ کتب فروخت ہوئیں۔ ان دونوں سٹالوں کے بارے میں یہاں سے کثیر تعداد میں شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار CALICUT BULLETIN نے بہت اچھی رپورٹ شائع کی۔ نیز اس رپورٹ میں ہماری کتب کی فہرست اور قیمتیں بھی درج تھیں اور یہ رائے دی تھی کہ یہ کتابیں منافع کمانے کی خاطر تجارتی بنیاد (COMMERCIAL BASIS) پر فروخت نہیں ہو رہی ہیں ہمارے بک سٹال پر حکومت کیرلہ کے وزیر تعلیم محمد بشیر صاحب نے VISIT کیا اور کچھ کتابیں خریدیں۔ اور کچھ کتابیں تحفہ دیں۔

تبلیغی کوچنگ کیمپ :۔ صوبائی خدام الاحمدیہ کی طرف سے مورخہ ۳۰؍۳۱؍ جنوری کو پینگاڈی میں دوروزہ تبلیغی کوچنگ کیمپ کا انعقاد ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے کیرلہ کی مختلف مجلسوں سے قریباً ۱۵۰ خدام تشریف لائے۔ پہلے دن خاکسار کی زیر صدارت اس کیمپ کا افتتاح صوبائی امیر محترم A-P کنجاموصاحب نے کیا۔ اس کیمپ کو محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب مکرم این کنجی احمد صاحب مکرم P.M۔ عبداللہ ماسٹر صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانوں پر باقاعدہ سٹڈی کلاس دی۔ تمام خدام باقاعدہ نوٹس لیتے رہے۔ خدا کے فضل وکرم سے یہ coaching camp بہت ہی مفید کارآمد اور دلچسپ رہا خدام کے قیام و طعام کے عمدہ انتظامات مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے کئے تھے اس قسم کا ایک تبلیغی کوچنگ کیمپ تین ماہ قبل کرولائی میں بھی منعقد ہوا تھا

لجنات کی سرگرمیاں :۔ خدا کے فضل وکرم سے کیرلہ کی لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں اب بہت مستعدی اور جواں مردی سے میدان عمل میں اتر آئی ہیں۔ اپنے اپنے مقامات میں باقاعدہ اجلاسات۔ سٹڈی کلاس منعقد کرتی ہیں۔ اکثر لجنات گروپوں کی شکل میں غیر احمدی گھرانوں میں جاکر تبلیغ و تقسیم لٹریچرز کرتی ہیں۔

حال ہی میں کالیکٹ لجنہ اماء اللہ کی صدر صاحبہ کی قیادت میں ایک وفد مسلمان لڑکیوں کے عربک کالج میں گیا۔ اور ۳۴ کے قریب طالبات کی موجودگی میں وہاں کی ٹیچروں سے وفاتِ مسیح کے عنوان پر کامیاب گفتگو کی اور لٹریچر دیئے۔

کیرلہ کی ۴۰ لجنات کے کاموں کی سہولت کے پیش نظر شمالی۔ جنوبی اور وسطی تین حلقے بنائے گئے۔ اور ہر حلقہ کی ایک سیکرٹری نامزد کی گئی۔

مورخہ ۲۶؍ جنوری ۹۳ء کو شمالی حلقوں کی ۱۴ لجنات کا سالانہ اجتماع کا کرونا گپلی میں نہایت کامیابی سے انعقاد ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے لجنات کی بہنیں ریلی اور بسوں کے علاوہ BANNERS لگائے گئے وینوں اور جیپوں سے آئی ہوئی تھیں۔ کیرلہ سٹیٹ کی صوبائی صدر محترمہ امۃ الحفیظ

بیگم صاحبہ کی زیر صدارت منعقدہ اس کیمپ کا افتتاح برعایت پردہ محترم صوبائی امیر صاحب نے کیا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم عبدالجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کرونا گپلی۔ مقامی مبلغ مکرم مولوی محمود احمد صاحب، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ مبلغ کرچین مکرم عبدالرحمٰن صاحب صوبائی سیکرٹری تربیت نے مخاطب کیا۔ اس کے بعد لجنہ نے اپنی کارروائیاں شروع کیں۔ اور ہر لجنہ کی صدر صاحبہ نے مخاطب کیا۔ بعد نماز ظہر وعصر مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے کیمپ کے آخر میں کامیابی حاصل کرنے والیوں کو عمدہ انعامات بھی دیئے۔ اس طرح صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے یہ اجتماع ہر جہت سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ رمضان کے بعد باقی حلقوں کی طرف سے بھی اجتماعات کا فیصلہ کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی طرف سے میڈیکل کیمپ

خدا کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تیسرا میڈیکل کیمپ مورخہ ۳۱؍جنوری بروز اتوار پینگاڈی کے قریب ایک گاؤں میں محترم ڈاکٹر مبارکہ بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر قیادت منعقد ہوا۔ چار ممبرات نے آپ کی مدد کی اس کیمپ میں ۱۰۳ بیماروں کا معائنہ کر کے تقریباً ۱۵۰/- کی دوائیاں مفت تقسیم کیں۔ یہاں کی لجنہ کی طرف سے محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کی قیادت میں اس قسم کے کیمپ کا انعقاد ہر دو تین مہینہ میں ایک دفعہ پینگاڈی کے مختلف غریب دیہاتوں میں کیا جاتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

منجیشور میں ایک نئی مسجد کا افتتاح

کیرلہ کے بالکل جنوب میں صوبہ کرناٹک سے ملحق منجیشور میں نئی تعمیر شدہ خوبصورت مسجد کا افتتاح ایک مختصر جلسہ کے ساتھ مورخہ ۱۲؍فروری کو ہوا۔ اس مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین محترم عبدالرشید صاحب مرحوم نے وقف کیا تھا۔ اس قطعہ زمین پر محترم ابراہیم صاحب نے اپنے خرچ پر یہ مسجد تعمیر کی تھی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے مضافات کی جماعتوں سے بہت سارے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

تقسیم لٹریچرز

مختلف مجالس خدام الاحمدیہ خاص کر مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے ہر اتوار کو صبح تا دوپہر اپنے اپنے علاقوں میں تقسیم لٹریچرز کا فریضہ ادا کیا جاتا رہا۔

خطبات

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ خطبات براہ راست لندن سے طبع ہو کر خاکسار کے نام آتے ہیں۔ ہر خطبہ موصول ہوتے ہی ترجمہ کر کے اور TDP کے ذریعہ طبع کرا کر فوری طور پر کیرلہ کی تمام جماعتوں اور بعض زیر تبلیغ افراد کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اب ہر مسجد میں جمعہ کو حرف حضور اقدس کا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

فضل عمر نرسری سکولز

خدا کے فضل وکرم سے کیرلہ میں کالیکٹ، کوڈالی، کروُلائی اور پینگاڈی میں فضل عمر نرسری سکولز نہایت کامیابی اور اونچے معیار سے چل رہے ہیں۔ اگلے سال ان سکولوں کو PRIMARY میں تبدیل کرنے کا حضور اقدس کی طرف سے ارشاد موصول ہوا ہے فالحمد للہ

میڈیکل سینٹر کی عمارت

بفضلہ تعالیٰ میڈیکل سینٹر کی عمارت کی تعمیر کا کام زوروں سے جاری ہے۔ اسی طرح Tailoring class کے لئے ایک وسیع ہال کرایہ پر لیا گیا ہے۔ اس کا انتظام بھی جلد ہی مکمل ہو جائیگا

الحق

مجلس خدام الاحمدیہ کاداشیری کے زیر انتظام ایک عرصہ سے الحق کے نام سے ایک قلمی رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اب تین مہینوں

TDP کے ذریعہ طبع ہوکر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پالگھاٹ میں وقار عمل

مورخہ ۷؍فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ پالگھاٹ کی طرف سے مقامی جنرل ہسپتال میں بہت وسیع پیمانے پر وقار عمل ہوا اس کا افتتاح ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر گوپال کرشنن ایر نے کیا پالگھاٹ کے علاوہ مریانگی۔ کاواشیری۔ منارگھاٹ۔ الانلور اور کومبٹور کی مجالس سے سینکڑوں خدام نے اس میں شرکت کی۔ اس وقار عمل کی رپورٹ روزنامہ ملایالہ منورما میں نمایاں رنگ میں آئی ہے۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ مختلف میدان عمل میں بہت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ نیز بیعتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق ہر میدان میں آگے قدم بڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے

احمدیہ اسپورٹس کلب کلکتہ کی نمایاں کامیابی

جماعت احمدیہ کلکتہ کے نوجوان مختلف گیمز کے لئے منظم طریق سے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہیں اور کرکٹ اور فٹ بال کی ٹیمیں موجود ہیں بعض دفعہ دوسری ٹیموں میں بھی شریک ہو کر اپنے مخصوص معیار کو قائم رکھے ہوئے ہیں گذشتہ دنوں بھی مورخہ ۲۸؍مارچ کو PRINCE SPORTING CLUB سے احمدیہ اسپورٹس کلب کلکتہ کا کرکٹ میچ ہوا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے مندرجہ ذیل کھلاڑیوں نے جماعت کی نمائندگی کی۔

۱۔ وقار احمد صاحب ظفر کیپٹن (۲) کاشف احمد صاحب سہگل (۳) یوسف پرویز صاحب (۴) بہلول احمد صاحب ظفر (۵) آصف احمد صاحب سہگل (۶) افتخار احمد صاحب (۷) ساجد احمد صاحب بانی (۸) عرفان احمد صاحب سہگل (۹) انتخاب الدین قمر صاحب (۱۰) ذیشان احمد سہگل (۱۱) طاہر احمد صاحب (۱۲) صادق احمد صاحب

الحمد للہ اس ٹیم نے بہترین انداز سے کھیل کا مظاہرہ کیا اور شائقین حضرات کی دلچسپی کے سامان کرتے ہوئے مدمقابل کی ٹیم سے جیت گئی۔ اللھم زد فزد۔

(حمید الدین شمس مبلغ بنگال)

ولادتیں

۰۔ ۱۵؍فروری ۹۳ء کو مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شوپیاں کشمیر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے جس کا نام حضور انور نے "امۃ النور" تجویز فرمایا ہے زچہ بچی کی صحت و تندرستی و درازی عمر کے لئے احباب دعا کریں۔ (ادارہ)

۰۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب ابن مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم آف عادل آباد (آندھرا) کے ہاں ۱۰؍مارچ کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے جس کا نام نسیم احمد خان تجویز ہوا ہے بچے کی صحت و تندرستی درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشیر الدین احمد حیدر آباد)

۰۔ ۲۵؍مارچ بروز عید الفطر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب راٹھر مبلغ سلسلہ جموں کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ نومولود کی صحت وتندرستی درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

۰۔ مکرم منور احمد صاحب منشر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگوی درویش قادیان کے ہاں ۲۹؍جنوری ۹۳ء کو بیٹی پیدا ہوئی ہے جس کا نام "فائزہ منور" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے عزیزہ کی صحت و تندرستی درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

عالمی بیعت

برموقع اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

فرینکفورٹ ۳۰ مئی (ایم۔ٹی۔اے) مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے چودھویں سالانہ اجتماع کے آخری دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۱۰ بجے رات اختتامی خطاب فرمایا خطاب سے قبل حضور اقدس نے دنیا کے ۱۴ ممالک کے ۲۷ افراد کی بیعت لی یہ روح پرور منظر مواصلاتی سیارے کے ذریعہ تمام دنیا میں دیکھا گیا۔ بیعتوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمنی ۴ ۔ پولینڈ ۱ ۔ ترکی ۱ ۔ انڈیا ۱ ۔ بنگلہ دیش ۵ ٹوگو ۳۲
بوسینیا ۳ ۔ مالی ۲ ۔ ہونڈوراس ۲ ۔ گنی ۱ ۔ ۔ ۔ ۱۱ ۔ آئیوری کوسٹ ۲
لائبیریا ۱ ۔

بیعت کنندگان نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں دنیا کی ۸ زبانوں میں الفاظ بیعت دہرائے۔ بیعت کے بعد حضور اقدس نے اجتماعی دُعا کرائی۔

تقریب بیعت کے بعد حضور اقدس مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے احباب نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت کلام پاک اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نظم ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے خدام کی سالانہ رپورٹ پیش کی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دست مبارک سے اوّل آئی مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اور خدام و اطفال کو انعامات عطا فرمائے تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع میں موجود ہزاروں خدام و احباب سے خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے احباب جماعت کو ان کی تبلیغی، تربیتی اور خدمت خلق کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی خطاب کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر آف فیصل آباد پاکستان کی وفات کی افسوسناک خبر بھی سنائی جنکی وفات پرسوں ہوئی تھی۔ حضور انور نے مختصراً ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ بھی فرمایا اور بعد نماز مغرب و عشاء مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعد کی اطلاع کے مطابق بیعتوں کی تعداد ۹۹ ہو چکی ہے۔

(ادارہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ اوّل

کے ساتھ جماعت احمدیہ پر وہ پوری طرح اطلاق پا رہے ہیں یہ وہ جماعت ہے جسے اس زمانہ میں تمام دنیا کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے عظیم الشان صلاحیتیں اور قوتیں عطا کی گئی ہیں۔ یہ وہ جماعت ہے جسے ہر جمعہ کے روز ایک کنبہ کی طرح جمع کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مہیا فرما دیئے اور اسی طرح اور بھی بہت سی بیعتیں اس جمعے میں شامل کر دی گئی ہیں ایک وقت میں جو مختلف جماعتوں میں اجتماعات ہو رہے ہیں یہ تو ناممکن تھا کہ ان سب میں شرکت کر سکتا لیکن اب اس انتظام کے ذریعے جو خدا تعالیٰ نے مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ہمیں عطا فرمایا ہے بیک وقت سب دنیا اس پروگرام میں شامل ہے اور بیک وقت ہم دوسروں کے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈش انٹینا کی برکات اور اس کے نتیجہ میں جماعت میں غیر معمولی تربیتی بیداری کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے دُعا کی درخواست کی کہ اس ڈش انٹینا کے انتظام میں جماعت احمدیہ جرمنی بڑی عظیم مالی قربانی کر رہی ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت نے یہ کہہ کر میری فکر دُور کر دیئے کہ آپ جتنا چاہے خرچ کریں لیکن ڈش انٹینا کے اس پروگرام کو بند نہ ہونے دیں اس کے لئے ہر طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب میں تنظیمی اُمور سے متعلق مجلس خدام الاحمدیہ مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ سے مخاطب ہوتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ جماعت کو بار بار بتایا جائے کہ کام کرنا کیسے ہے! حضور نے فرمایا جوش ولولہ اور محبت تو محض ایندھن ہیں اس ایندھن کی طاقت کو استعمال کیسے کرنا ہے۔ یہ کلیں ایجاد کرنے سے ہوتا ہے ورنہ جاہل قوموں کے پاس بھی بڑی بڑی طاقتیں ہیں ترقی یافتہ قومیں اُن سے طاقت لے کر اپنے کل پُرزے چلاتی ہیں اور ان کو توفیق نہیں ملتی پس نظام جماعت کا تعلق ایک ترقی یافتہ کل سے ہے جو روحانی نظام کو چلاتی ہے۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں اور جماعتوں کے سیکرٹریان عاملہ کو اُنکی ذمہ داریاں سمجھائیں اور کام کرنے کے طریقے بتائے حضور انور نے فرمایا کہ جب کسی احمدی کے سپرد کوئی عہدہ کیا جاتا ہے تو سب سے پہلا اس کا فرض ہے کہ اس عہدے کو پہچانے اور معلوم تو کرے کہ وہ عہدہ ہے کیا۔ حضور پُر نور نے تعلیم و تربیت کے سیکرٹری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تعلیم و تربیت کے سیکرٹری سے (خواہ وہ خدام الاحمدیہ، انصار، لجنہ یا جماعت کا ہو) پوچھا جائے کہ آپ نے کیا کام کیا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم سرکلر بھیجتے ہیں اور دورے کرتے ہیں۔ لیکن تربیتی مسائل بہت گہرے ہیں جبتک کوئی شخص ان کی گہرائیوں تک نہ اترے تفصیل میں نہ جائے اس وقت تک وہ باوجود خواہش کے خدمت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا کام حکمت سے ہونے چاہئیں اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خوب دیکھا جائے پرکھا جائے ماحول کو پہچانا جائے پوری طرح جائزہ لئے بغیر پوری طرح اعداد و شمار اکٹھے کئے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور انور نے فرمایا کام شروع کرنے سے پہلے تشخیص کرنی چاہیئے خواہ اس میں کتنی ہی دیر لگے یہ وقت کا ضیاع نہیں ہے کیونکہ اس کے بغیر کام ہو ہی نہیں سکے گا۔ مثلاً تربیت والا سیکرٹری یا تربیت والی سیکرٹری خواہ وہ مجلس سے تعلق رکھتے ہوں جماعت سے تعلق رکھتے ہوں جبتک جماعت کے حساب سے ہر جماعت کے متعلق انکو یہ علم نہ ہو کہ کتنے مرد، کتنی عورتیں کتنے بچے نماز باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ کتنے ہیں جنکو نماز کے الفاظ صحیح یاد ہیں کتنے ہیں جنکو نماز کا ترجمہ یاد ہے اور نماز کے معاملے میں غفلتیں کیا کیا پائی جاتی ہیں کونسے ایسے مسائل ہیں جن سے وہ آگاہ نہیں ہیں اور کس حد تک ان معاملات میں انکی تربیت کی ضرورت ہے۔ کتنے خدام یا انصار یا بچے ایسے ہیں جن کو مساجد تک رسائی ہے اور وہ کسی نہ کسی نماز میں مسجد میں پہنچ کر نماز پڑھ سکتے ہیں کتنے ایسے ہیں جنکے پاس کوئی باجماعت نماز پڑھنے کا انتظام نہیں ہے۔ یہ سارے اُمور ایسے ہیں جن کی تفصیل چھان بین کئے بغیر کوئی سیکرٹری تربیت اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے سکتا۔

حضور انور نے فرمایا یہ کام اس قدر پھیلے ہوئے ہیں کہ جب کوئی بھی سیکرٹری اپنے شعبہ کے کام کو دیکھے گا تو فکر پیدا ہوگی اسکے لئے ضروری ہے کہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے مخلصین کی ٹیم بنائی جائے۔ ہر سیکرٹری کا فرض ہے کہ وہ دُعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے اپنی جناب سے سلطان نصیر عطا فرما۔ دینی کاموں میں خدا کی طرف سے سلطان نصیر کا ملنا نہایت ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا وہ نگران جو تربیت سے تعلق رکھتے ہوں خواہ وہ خدام الاحمدیہ کے ہوں لجنہ کے یا انصار کے ہوں یا جماعت کے ہوں اگر ہوش مندی سے کام کر رہے ہوں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی بیماری بڑھ کر پھٹنے کے مقام تک آ پہنچی ہو اور ان کو پتہ نہ لگے جب پھوڑا پھٹ نکلے تو وہ اطلاعیں دیں کہ یہ حادثہ ہو گیا! پس باشعور ہو کر کام کریں

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے ص ۲۳

ص ۱۵

بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہماری کام کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے نہایت توجہ سے سلیقے سے اور حکمت عملی سے کام کرنا ہوگا۔ آئندہ اس جماعت کی تعداد بہت بڑھنے والی ہے اس لحاظ سے ہمیں ابھی سے اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔ اس کے لئے ہمیشہ خدا سے دُعا کرنی چاہیئے اسی سے تائید و نصرت مانگنی چاہیئے۔ جب میں کاموں کی تفصیل بتاتا ہوں تو اس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ مشکل سے مشکل کاموں کو بھی آسان کر دیا کرتا ہے۔ میں خدا اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ ان باتوں کو ضائع نہ کریں ان کو پلے باندھے اور ان پر عمل کرتے ہوئے کاموں کو آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

۔۔۔ مکرم انیس احمد صاحب۔ ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش جرمنی سے احباب جماعت سے درخواست دعا کے ساتھ جرمنی کے خدام الاحمدیہ اجتماع کے بہتر نتائج کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (امیر جماعت قادیان)

۔ میری والدہ بلقیس بیگم صاحبہ طویل علالت کے بعد ۱۳ اپریل ۹۳ کو بعمر ۶۲ برس اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ مرحومہ پیدائشی احمدی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

(سراج احمد سراج بره پوره بھاگلپور)

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کیلئے ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم رانا بشیر احمد صاحب ناصر کینیڈا کو کینیڈا کے لئے اخبار بدر کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔

تمام جماعتیں اخبار بدر کے سلسلہ میں اُن سے رابطہ قائم کریں۔ موصوف کا ایڈریس درج ذیل ہے

RANA BASHIR AHMAD NASIR
35 TOBERMORY DR. APT 812
DOWNS VIEW - ONTM 3N2R6
CANADA

درخواستِ دُعا:۔ مکرم رانا بشیر احمد صاحب ناصر اعانت بدر میں مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے اور پریشانیوں کی دوری کے لئے نیز اپنی والدہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش قادیان (مرحوم) کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر کے لئے احباب سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

مینیجر بدر قادیان

بقیہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر ۸

پس مجلس شوریٰ میں ان وساوس سے استغفار کے ذریعہ اپنی حفاظت کریں۔ ہر قسم کے نفسانی خیال کو اپنے دل سے نکال پھینکیں اور پھر جب مشورہ دیں تو خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے ہوئے اور ایسی دعا کرتے ہوئے جس سے آپ سمجھتے ہوں کہ اللہ راضی ہو جائیگا۔ اللہ کو آپ پر پیار آ جائیگا۔ خدا سے راہنمائی حاصل کریں۔ اپنی چالاکیوں پر بناء نہ کریں۔ پس ایسی دعاؤں کے ساتھ جن دعاؤں میں ایک قسم کی کشش پیدا ہو جاتی ہے جن دعاؤں کو خدا پیار سے دیکھے خدا سے راہنمائی حاصل کریں اور عرض کریں کہ یہ مشورہ تیری خاطر دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں تو ہماری عقلوں کو چمکا اور ہماری زبان میں طاقت پیدا فرما۔ ہم اپنی بات کو صحیح طریق پر سمجھانے کے اہل ہوں اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد پھر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہیں کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا ہے۔ ہماری بات چاہے قبول ہو یا نا مقبول ہو ہم اسی طرح سلسلہ کے فدائی ہیں۔ اسی طرح سمعنا و اطعنا کی روح کے ساتھ سلسلہ کے ہر فیصلہ کو قبول کریں گے جس طرح یہ بات کرنے سے پہلے ہم کرتے تھے یا کرتے رہے ہیں یہ وہ تین باتیں ہیں جو میرے نزدیک مجلس شوریٰ میں برکت پیدا کرنے کے لئے اور روحانی طور پر مجالس شوریٰ کو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ہر مشورہ دینے والا استغفار کے ساتھ حاضر ہو یعنی وضو کرے۔ ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو چمکائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو اور زینت یہ کہ خدا کے حضور حاضر ہو اور ہر مشورہ دینے والا جب کچھ مشورے دے بیٹھے تو پھر یہ عرض کرے کہ۔

سپردم بتو مایۂ خویش را ؛ تو دانی حساب کم و بیش را

ہم نے مشورہ دیدیا۔ اب ماننے والے مانیں یا نہ مانیں ہم راضی ہیں۔ ہم نے تو جو کچھ راضی کرنا تھا کر دیا۔ اس روح کے ساتھ اگر آپ مجالس شوریٰ میں حاضر ہوا کریں اور ان کی اعلیٰ اقدار کو زندہ رکھیں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ مجالس شوریٰ جماعت کی اقدار کی حفاظت کریں گی اور جماعت کی ہمیشہ کی زندگی کی ضامن بن جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے ۔

مرتبہ: منیر احمد جاوید۔ دفتر پ.س۔ لندن

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
[illegible] جیولرز
M/S PARVESA KUMAR S/O SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE - UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES,
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX - 91-11-3755121, SHELKA, NEW DELHI.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:۔ حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524-649.

بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAR POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی ﷺ
اَرْحَامُكُمْ اَرْحَامُكُمْ
(تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے رشتہ دار ہی ہیں)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ بینٹنگ لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
—(کشتی نوح)—
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیلنٹ، ہوائی چپل نیز ربر
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
—(پیشکش)—
بانی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:۔
43-4028 - 5137 - 5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR